Regd. L. No. 5588

اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا

مصباح

ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ چندہ

۶ روپئے

قیمت فی پرچہ

۸ آنے

جسم کی صحت، دماغ کی روشنی

بہت سی بیماریاں بدبوؤں سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بدبودار چیزیں استعمال کر کے یا جسم کو گندہ رکھ کر مسجدوں اور مجلسوں میں آنے سے منع کیا ہے۔ خوشبوئیں صحت کیلئے اچھی ہوتی ہیں اور بہت سی بیماریوں کا علاج ہیں یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد اور مجالس میں آنے سے پہلے خوشبو لگانے کا حکم دیا ہے۔ صفائی نہ رکھنا، جسم یا کپڑوں کا بدبودار رکھنا نیکی نہیں۔ اگر یہ نیکی ہوتی تو اسلام اس کا حکم دیتا۔ صفائی رکھنا اور خوشبو لگانا عیاشی نہیں۔ اگر ایسا کرنا عیاشی ہوتا تو اسلام اس کا حکم نہ دیتا۔ بیمار ہو کر علاج کرنے سے بہتر ہے کہ انسان بیماری کو آنے سے ہی روکے اور اس کا ایک ہی علاج ہے یعنی صفائی پسندی اور خوشبو کا استعمال۔ خوشبو کے کارخانے عام طور پر ہندوستان میں رہ گئے۔ ایسٹرن پرفیومری کمپنی کے عطر پاکستان میں تیار کئے جاتے ہیں اور ہندوستان سے لائے ہوئے عطروں سے کم قیمت اور خوشبوئیں اچھے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختصر فہرست ذیل میں درج ہے :- !

نام عطر:-	چنبیلی	گلاب	خس	حناء
فی تولہ:-	۵ ۔ ۸ ۔ ۱۵ ۔ ۲۰	۵ ۔ ۸ ۔ ۱۵ ۔ ۲۰	۵ ۔ ۸ ۔ ۱۵	۵ ۔ ۸ ۔ ۱۵
نام عطر:-	گل شبو	کرناء	نرگس شہلا	نجدی
فی تولہ:-	۵ ۔ ۸ ۔ ۱۵ ۔ ۲۰	۵ ۔ ۸ ۔ ۱۵	۵ ۔ ۸	۵
نام عطر:-	شمامہ شیراز	عطر باغ و بہار	حناء عنبری	موتیا
فی تولہ:-	۵ ۔ ۸	۵ ۔ ۸ ۔ ۱۵	۵ ۔ ۸ ۔ ۱۵ ۔ ۲۰	۵ ۔ ۸ ۔ ۱۵

عنبرین ۱۵

جو عطر ہم پانچ روپے تولہ دیتے ہیں وہ دوسرے کارخانوں میں (ہندوستان کا آیا ہوا) آٹھ روپے تولہ بکتا ہے۔ اور جو آٹھ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بارہ روپے تولہ۔ اور جو پندرہ روپے تولہ دیتے ہیں وہ بیس روپے تولہ۔ اور جو بیس روپے تولہ دیتے ہیں وہ تیس روپے تولہ بکتا ہے۔

سردیوں کیلئے عطر حناء، شمامہ شیراز و عنبرین کا عطر خاص تحفہ ہیں!

اسکے علاوہ آئیڈیل کیمیکل کمپنی کے سپرٹ کے عطر بھی چنبیلی، گلاب، خس، جوجو، اوپوپون، شامی، ٹیوب روز اعلیٰ قسم کے ظرفی شیشی مل سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ

ایسٹرن پرفیومری کمپنی ربوہ ضلع جھنگ

"اللّٰہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح"

ماہنامہ

مصباح

جلد ۲۳ ———— نمبر ۱

احمدی مستورات کا علمی و ادبی ماہوار رسالہ

زیر انتظام

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ربوہ

بابت ماہ

صلح ۱۳۳۱ ہش ؍ جنوری ۱۹۵۲ء

مدیرہ

امۃ اللہ خورشید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

سالِ نو ، مدیرہ ، ۲

حدیث النبیؐ ، از چالیس جواہر پارے ، ۴

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ،
ذکر حبیب ، حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب ، } ۵

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام ، ۶

عیسائیت ، ادارہ ، ۷

شرعی و عام معلومات ، ۸

وادیٔ ربوہ (نظم) قریشی سمیع اللہ صاحب عالمگیر لاہور ، ۹

احمدی اور غیر احمدی میں فرق ، مدیرہ ، ۱۰

ایک تبلیغی خط ، ماسٹر عطا محمدؐ صاحب ربوہ ، ۱۲

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ، سلمیٰ صاحبہ ربوہ ، ۱۵

التجا (نظم) ، فیض صاحب چنگوی ، ۱۷

اسلام میں خلافت کا مقام ، امۃ اللطیف صاحبہ ، ۱۸

سلعت صالحات ، مدیرہ ، ۲۵

"جو قادیاں میں دیکھا ربوہ میں پھر دکھا دے" (نظم) اکمل صاحب ، ۲۸

یاد رفتگان ....
المائدہ ، ام امۃ الجبار صاحبہ از لاہور } ۲۹

رپورٹ جلسہ سالانہ مستورات ۱۹۵۱ء ، ۳۰

"ہمیں الفت ہے بے حد قادیاں سے" (نظم) انور صاحب بنگوی سرگودھا ، ۳۱

اونی کام ، صادقہ میر صاحبہ ، ۳۴

(شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور میں چھپوا کر دفتر رسالہ مصباح ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ـــــ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

سالِ نَو

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ہمیں ایک اور نئے سال سے استفادہ کا موقع عطا فرمایا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ یہ سال ہم سب کیلئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین!

درحقیقت ہر نیا سال ہمیں جہاں اس طرف توجہ دلاتا ہے کہ ہم ماسبق کا محاسبہ کریں کہ ہم کہاں تھے اور اب کہاں ہیں۔ ہم نے کتنی ترقی کی ہے۔ وہاں کچھ ذمہ داریاں بھی ہم پر ڈالتا ہے۔ ہر بڑھنے والی قوم نئے سال کا آغاز نئی امنگوں سے کرتی ہے۔ اس پر جہاں سال ختم ہونے کو آتا ہے وہ اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا چکی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ ہمیں یہ خوشخبری دی ہے کہ ہم نے تمام دنیا پر غالب آنا ہے لیکن کیا ہم نے اپنا سابق رویہ ایسا رکھا ہے جو بڑھنے والی قوموں اور ان کے افراد میں پایا جاتا ہے؟ اور کیا آئندہ ہم نے کوئی ایسی سکیم بنائی ہے جس کی وجہ سے ہم موجودہ مقام سے نیچے نہیں بلکہ اوپر ہی جائیں؟ اگر ابھی تک آپ نے کچھ نہیں سوچا تو آپ نے اپنے فرض احساس میں کوتاہی کی ہے۔ ابھی سے انفرادی اور قومی ترقی کے پروگرام بنائیں اور یہ سوچیں کہ آپ اپنے وجود کو، اپنے بچوں کو اور اپنے خاندان کو کس طرح بہترین صورت میں قومی خدمت کے قابل بنا سکتی ہیں۔ اگر آپ دینی علوم سے واقف نہیں اور اس کی وجہ سے تبلیغ میں رکاوٹ ہو رہی ہے تو اس سال کم از کم قرآن مجید باترجمہ، حدیث اور احمدیت کے اہم مسائل ہی سیکھ لیں۔ دوسرے بچوں کو اگر تعلیم دلانے کا ارادہ ہے تو یہ سوچ لیں کہ ان کو کس لائن میں ڈالنا احمدیت کیلئے زیادہ مفید ہوگا۔ حضرت اقدس امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال کے پہلے خطبہ جمعہ میں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ ہم خرما و ہم ثواب والا معاملہ ہو جائے گا۔ آپ کا بچہ دنیوی تعلیم بھی حاصل کرلے گا اور ان مختلف ملکوں میں احمدیت کی تبلیغ کے لئے بھی مفید کام کرسکیگا لیکن اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ کا بچہ بھی دینی مسائل سے آگاہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی طرح آپکو اللہ تعالیٰ نے ایسا ماحول اور ایسی طاقت دی ہے کہ آپ اپنے مردوں سے بہت کچھ منوا سکتی ہیں۔ مثلاً ان کو مجبور کرسکتی ہیں کہ وہ اس سال دین کیلئے گزشتہ سال سے زیادہ قربانی کریں۔ حضر میں ہوں یا سفر پر اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے میں تساہل نہ کریں۔ اس بارہ میں آپ اپنے فرض سے بھی غافل نہ ہوں کیونکہ آپ کے پڑوس اور آپ کے شہر میں رہنے والی عورتوں تک آپ نے ہی پیغام پہنچانا ہے۔ اگر عورتوں تک احمدیت کا پیغام نہ پہنچا تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے بجا عذر کریں گی کہ خدایا ہم تک تو کوئی حق کی بات نہیں پہنچائی گئی جس کو ہم تسلیم کرتیں۔ کیونکہ احمدی مرد تو غیر محرم ہونیکی وجہ سے یہ کام نہیں کرسکتے اسلئے یہ سارا قصور صرف احمدی عورتوں کا ہی تصور کیا جائیگا اور ہم یقیناً مجرموں کی طرح خدا کے سامنے پیش ہونگی۔ پس اس سال یہ تہیہ کرلیں کہ آپکے شہر کی تمام مستورات تک پیغام احمدیت پہنچ جائے۔ اگر اس بارے میں مسائل آپ تک پہنچانے کیلئے ہماری خدمات کی ضرورت ہو تو ہمیں تحریر فرمائیں

مصباح اس خدمت کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ آپ خود بھی جو مضامین اس غرض کو مد نظر رکھ کر اشاعت کیلئے بھجوائیں گی ہم انکو بخوشی شائع کریں گے۔ انشاء اللہ۔ پس کوشش کریں اور پوری ہمت سے کام لیں ایسا نہ ہو کہ جب آسمان سے رحمت کے دروازے کھلیں تو ہم مزے کی نیند سو رہی ہوں۔ پس دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے خاص الخاص فضلوں سے نوازے اور حقیقی معنوں میں خدمتِ احمدیت بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین!

انعامی مضمون

مصباحی بہنوں میں شوقِ تصنیف پیدا کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ مصباح میں مختلف انعامی مضامین کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں پہلا انعامی مضمون "اسلامی پردہ" ہوگا۔ جس میں قرآن مجید اور احادیث سے اس امر کو ثابت کیا ہو۔ کہ پردہ ضروری ہے۔ علاوہ ازیں پردہ پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں اُن کا بھی جواب ہو۔ یہ مضمون مصباح کے زیادہ سے زیادہ آٹھ صفحات اور کم از کم پانچ صفحات پر مشتمل ہو۔ جو مضمون سب سے اعلیٰ ہوگا اُس کو مارچ ۱۹۵۲ء کے پرچہ میں شائع کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں تمام مضامین ۱۵ فروری تک دفتر مصباح میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ انعام کم از کم دس روپے نقد یا اتنی قیمت کی کتبِ سلسلہ ہوں گی۔

نیز یہ بھی یاد رہے کہ مضمون بھیجنے والی بہنیں اپنا نمبر خریداری ضرور تحریر کریں۔

"یومیہ" - (یومیہ کے معنی ڈائری ہی سمجھئے!)

گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی نظارت دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے "یومیہ" کے نام سے یہ احمدی ڈائری شائع کی ہے۔ اگرچہ مبلغین کے لئے شائع کی گئی ہے لیکن ہمارے ہر احمدی مرد و عورت کے لئے یکساں مفید ہے۔ کیونکہ درحقیقت ہر احمدی مرد و عورت مبلغ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابتداء میں پاکستان کا ایک نقشہ دیا گیا ہے جس سے سڑکوں اور ریلوے اسٹیشنوں کا علم ہو سکتا ہے اسکے بعد سلسلہ کے متعلق اہم معلومات درج کی گئی ہیں۔ بعد ازاں پاکستان میں کام کرنے والے مبلغین کے نام درج ہیں۔ اسکے بعد تمام جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و دیگر ممالک کے پتہ جات درج کر دیئے گئے ہیں۔

سالِ رواں (۱۹۵۲ء) کی ڈائری کے علاوہ فہرست تعطیلات۔ قواعد محکمہ ڈاک و تار اور پاکستان ہوائی ڈاک شرح تبادلہ مابین پاکستان و بیرونی ممالک۔ یومیہ حساب تنخواہ و کرایہ جات کا گوشوارہ۔ پاکستان کا رقبہ و آبادی اور بعض مفید اور سہل الحصول نسخہ جات بھی درج ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ ڈائری (یومیہ) اُن ڈائریوں سے زیادہ بلکہ بدرجہ اولیٰ مفید ہو سکتی ہے جو ہم بازار سے خریدتے ہیں۔ اور باوجود مندرجہ بالا خوبیوں کی حامل ہونے کے قیمت صرف سوا دو روپیہ ہے۔ جو دفتر نشر و اشاعت سے مل سکتی ہے اور ہم ہر احمدی مرد و عورت سے اس ڈائری کو

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عن عبد اللہ ابن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایھا الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسألوا اللہ العافیۃ واذا لقیتموھم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف (مسلم)

ترجمہ:۔ عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے مسلمانو! دشمن کے مقابلہ کی کبھی تمنا نہ کیا کرو اور خدا سے امن اور عافیت کے خواہاں رہو لیکن جب دشمن کے ساتھ تمہارا ٹکراؤ ہو جائے تو پھر صبر اور استقلال کے ساتھ مقابلہ کرو اور یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔

تشریح:۔ یہ حدیث دشمنوں کے ساتھ سلوک اور فلسفۂ جہاد کے متعلق اسلامی تعلیم کا نہایت لطیف خلاصہ پیش کرتی ہے جو چار اصولی باتوں میں آجاتا ہے:۔

(۱) دشمن کے ساتھ لڑنے کی کبھی خواہش نہ کرو اور نہ اس پر حملہ کرنے میں اپنی طرف سے پہل کرو۔

(۲) ہمیشہ خدا سے امن اور عافیت کے خواہاں رہو۔

(۳) اگر دشمن کی طرف سے پہل ہونے پر اسکے ساتھ لڑائی کی صورت پیدا ہو جائے تو پھر کامل صبر اور استقلال کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرو۔

(۴) مقابلہ کی صورت میں تسلی رکھو کہ دو انعاموں میں سے ایک انعام بہرحال تمہیں مل کر رہیگا یعنی یا تو تم فتح پاؤ گے اور یا شہادت حاصل کرو گے۔

از چالیس جواہر پارے مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگوں کے متعلق خواہ وہ دینی ہوں یا دنیوی دنیا کا کوئی مذہب اور کوئی ملک اور تاریخ عالم کا کوئی زمانہ اس سے بہتر ضابطۂ اخلاق پیش نہیں کر سکتا اور ضمناً اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اسلام دین کے معاملہ میں جبر کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ کیونکہ اگر لوگوں کو جبراً مسلمان بنانے کی اجازت ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی یہ ارشاد نہ فرماتے کہ تم دشمن کے مقابلہ کی خواہش نہ کرو۔ جبر کرنیوالا تو خود موقع تلاش کر کر کے دوسروں پر حملہ آور ہوتا ہے تاکہ انہیں مغلوب کر کے اپنے رنگ میں ڈھال لے پس آپ کا یہ فرمانا کہ کبھی دشمن کے مقابلہ کی خواہش نہ کرو اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ اسلام دین کے معاملہ میں قطعاً جبر کی اجازت نہیں دیتا۔ اور یہ وہی تعلیم ہے جو قرآن شریف نے ان الفاظ میں صراحتاً بیان فرمائی ہے کہ لا اکراہ فی الدین یعنی "دین کے معاملہ میں جبر کرنا ہرگز جائز نہیں۔"

پھر ایک طرف مسلمانوں کو پہل کرنے سے روکنا اور دوسری طرف انہیں صبر کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرنیکی تلقین کرنا اس لطیف حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ گو اسلام مسلمانوں کو ظالم بننے سے ہر حال روکتا ہے مگر وہ مسلمانوں کے دلوں میں سے موت کا خوف بھی قطعی طور پر نکالنا چاہتا ہے۔ اور یہی وہ وسطی تعلیم ہے جو قوموں کی ترقی کی بنیاد بنا کرتی ہے کہ ایک طرف تو وہ اپنے نفسوں کو روک کر رکھیں اور کسی صورت میں بھی ظالم نہ بنیں۔ اور دوسری طرف وہ موت کے سامنے ایسے بہادر اور بے خطر ہوں کہ تلواروں کے سایہ میں جنت کا نظارہ دیکھیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر ایک سے ہمدردی کرو اور اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھلاؤ

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور مَیں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو مَیں تو یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اُس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اُس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اُس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دُعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار مَیں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلےٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور اُن سے ہمدردی کرو۔ لا اُبالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہیئے۔

ایک مرتبہ مَیں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور مَیں پیچھے۔ راستہ میں ایک بوڑھیا کوئی ۷۰ یا ۷۵ برس کی ضعیفہ ملی۔ اُس نے ایک خط اُسے پڑھنے کو کہا۔ مگر اُس نے اُس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دِل پر چوٹ سی لگی۔ اُس نے وہ خط مجھے دیا۔ مَیں اُس کو لے کر ٹھہر گیا اور اُس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اِس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا +

(ملفوظات صہ ۳۴۲)

ذکرِ حبیبؑ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایک خاص تعلق اور محبت تھی۔ آپؑ کی ہر تقریر و تحریر میں سورۃ فاتحہ سے کچھ مضمون ضرور درج ہوتا تھا۔ آپؑ نے سورۃ فاتحہ کی کئی تفسیریں لکھیں۔ ایک براہین احمدیہ میں اُردو میں ہے اور دو عربی زبان میں ہیں۔ جن میں سے ایک پیر گولڑوی کے مقابلہ میں لکھی گئی تھی۔ جب یہ تفسیر چھپ رہی تھی تو مجھے خیال ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ ایسا خاص تعلق ہے ضرور پہلی کتابوں میں بطور پیشگوئی اس کا ذکر ہو گا۔ اِس خیال سے مَیں نے بائیبل کو پڑھنا شروع کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ کتاب مکاشفات یوحنا میں اِس کا ذکر ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یوحنا نبی نے ایک کشف میں دیکھا کہ ایک فرشتہ ہے جس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے جس کا نام ہے "فتوحہ"۔ عبرانی میں فاتحہ کو فتوحہ لکھتے ہیں۔ اسکو اس فرشتہ نے پڑھا اس میں سے سات آوازیں نکلیں۔ نبی نے چاہا کہ انکو لکھ لے مگر اجازت نہ ہوئی۔ کیونکہ سورۃ فاتحہ ابھی نازل نہ ہوئی تھی۔ مَیں نے یہ امر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضورؑ نے اسے اپنی کتاب تفسیر سورۃ فاتحہ میں درج کیا۔

جب کبھی حضورؑ سے عرض کی جاتی تھی کہ کسی امر کے متعلق دُعا کریں تو دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھا کر پہلے سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے پھر اور دُعا اپنی زبان میں بھی کرتے تھے +

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ کلام!

{ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مندرجہ ذیل نظم ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس میں ثاقب صاحب زیروی نے پڑھی۔ }

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ ہی کو نیزہ چبھونا نہیں آتا؟
یا مجھ کو ہی تکلیف میں رونا نہیں آتا؟

حاصل ہو سکوں چھو لوں اگر دامنِ دلبر
دامن کا مگر ہاتھ میں کونا نہیں آتا

بھڑ جاؤں تو اُٹھتے ہوئے طوفانوں سے لیکن
کشتی کو سمندر میں ڈبونا نہیں آتا

جو کام کا تھا وقت وہ رو رو کے گزارا
اب رونے کا ہے وقت تو رونا نہیں آتا

کہتے ہیں کہ مٹ جاتا ہے دھونے سے ہر اک داغ
اے وائے مجھے داغ کا دھونا نہیں آتا

آ جاتے ہو تم یاد تو لگتا ہوں تڑپنے
ورنہ کسے آرام سے سونا نہیں آتا

دامن بھی ہے غفراں کا سمندر بھی ہے موجود
دامن کو سمندر میں ڈبونا نہیں آتا

موتی تو ہیں پر ان کو پرونا نہیں آتا
آنسو تو ہیں آنکھوں میں پرونا نہیں آتا

مَیں لاکھ جتن کرتا ہوں دل دینے کی خاطر
پر اُن کی نگہ میں یہ کھلونا نہیں آتا

کیا فائدہ اس در پہ تجھے جانے کا اے دل!
دامن کو جو اشکوں سے بھگونا نہیں آتا

کس برتے پہ اُمید رکھوں اُس سے جزا کی
کاٹوں گا میں کیا خاک کہ بونا نہیں آتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت

ادارہ

آپ کو معلوم ہی ہے کہ ہماری جماعت ایک تبلیغی جماعت ہے ہم نے ہر مذہب کے ماننے والوں پر اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنا ہے اسلئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم اسلام کی تعلیم سے بخوبی آگاہ ہوں وہاں دیگر مذاہب کے متعلق بھی ہمیں پوری طرح واقفیت ہو۔ تاکہ ان کے عقائد کی تردید کر کے اسلامی عقائد کی برتری ثابت کی جائے۔

غیر مذاہب میں سب سے زیادہ ہمارا مقابلہ عیسائیت کے ساتھ ہے لہٰذا آئندہ ان کالموں میں عیسائیت کے عقائد بیان کرنیکے بعد ان کی تردید کی جایا کریگی۔ انشاء اللہ۔ تمام احمدی بہنوں پر لازم ہے کہ وہ ان مسائل کو پوری طرح سمجھیں اور عیسائی مستورات پر ان کی حقیقت واضح کریں۔ اس اشاعت میں عیسائیوں کے مشہور عقائد سے آپ کو مختصراً تعارف کروایا جاتا ہے۔ بعد کی اشاعتوں میں تفصیلات شائع ہوتی رہیں گی۔ و باللہ التوفیق!

۱۔ عیسائی یہ مانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ذات میں تین شخصیتیں ہیں باپ۔ بیٹا۔ روح القدس۔ یہ تینوں شخصیتیں نہ تو الگ الگ ہیں کہ تین خدا کہا جا سکے اور نہ باہم ایسی مخلوط ہیں کہ ذاتِ باری کو صرف واحد کہا جا سکے۔ ان تینوں اقانیم کو عیسائی صاحبان ازلی ابدی اور الوہیت کے تمام صفاتِ کاملہ سے متصف مانتے ہیں اور کسی بات میں بھی ایک دوسرے سے کم و بیش نہیں کرتے۔ ان کا یہ عقیدہ تثلیث کے نام سے مشہور ہے (۲) علاوہ ازیں عیسائیوں کے کئی فرقے مسیح علیہ السلام کو خدائی کا مرتبہ دیتے ہیں۔ اس کو ہم تردیدِ الوہیت مسیح کے عنوان سے بیان کرینگے (۳) عیسائی یہ کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت آدمؑ نے گناہ کیا اس سے ان کی نسل کو ورثہ میں گناہ ملا اسلئے ہر شخص طبعاً اور فطرۃً گناہ گار ہے۔ گناہ کی سزا نہ دینا عدل کے خلاف ہے اور اللہ تعالیٰ کوئی ایک گناہ بھی بغیر سزا دیئے چھوڑ نہیں سکتا۔ لیکن خدائی رحم نے تقاضا کیا کہ کسی طرح اسکی مخلوق دوزخ سے بچ جائے اسلئے اس نے ایسی تجویز سوچی جس سے عدل بھی قائم رہے اور رحم بھی ہو جائے۔ وہ تجویز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کامل پیدا کیا جو انسان ہو کر گناہ سے پاک ہو اور وہ شخص گناہ گاروں کے گناہ اپنے ذمہ لے۔ وہ کامل شخص مسیح ہیں جو بے باپ پیدا ہونے کی وجہ سے آدمؑ کے گناہ کے وارث نہیں۔ اس بے گناہ نے بذریعہ صلیب اپنے ماننے والوں کے گناہ کی سزا خود اٹھا کر اپنے اوپر موت وارد کر لی۔ اس طرح خدا کا عدل بھی قائم رہا کہ مسیح کو سزا مل گئی اور رحم بھی قائم رہا کہ اسکے متبعین دوزخ سے بچ گئے۔* عیسائیوں کے نزدیک نجات کیلئے کفارہ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ہمارے نزدیک یہ سب توہمات اور اٹکل ہیں۔ کوئی سلیم الطبع ان کو ماننے کے لئے تیار نہیں +

ولادت

جناب ماسٹر انور رضا صاحب آف سرگودہا کے برادر اصغر محمد شفیع صاحب کے ہاں خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اس خوشی میں انہوں نے دو روپے اعانتِ مصباح میں عنایت فرمائے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔ مصباحی بہنیں نومولود کی درازی عمر اور خادمِ احمدیت ہونیکی دعا فرمائیں۔

(ادارہ)

شرعی معلومات ——— !

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ چچا تھے :۔

حارث ۔ ابوطالب عبد مناف ۔ ابوالحارث زبیر ۔ حمزہؓ ۔
ابولہب عبد العزیٰ ۔ غیداق ۔ مقوم ۔ ضرار ۔ عباسؓ ۔
قثم ۔ عبد الکعبہ ۔ حجل یا مغیرہ ۔

ان میں سے صرف حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ مسلمان ہوئے ۔ چچاؤں میں سب سے بڑے حارث اور سب سے چھوٹے حضرت عباسؓ تھے ۔ آپؓ عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سال بڑے تھے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں چھ تھیں :۔

عاتکہ ۔ اُمیمہ ۔ ام حکیم بیضاء ۔ برہ ۔ صفیہ ۔ اروٰی

حضرت صفیہؓ مسلمان ہوگئی تھیں ۔ جنگ خندق میں آپؓ ہی نے ایک یہودی کو قتل کیا اور اس کا سر قلعہ کے باہر پھینک دیا ۔ جس سے یہودیوں نے یہ سمجھا کہ یہاں مسلمانوں کی بھاری فوج ہے اور قلعہ پر حملہ کرنے سے باز رہے +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مطابق ۸ جون سنہ ۶۳۲ء کو ہوئی +

عام معلومات ——— !

پاکستان کے دو بڑے حصے مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان ہیں ۔

مغربی پاکستان میں چار صوبے ہیں :۔

صوبہ پنجاب ۔ صوبہ سرحد ۔ صوبہ سندھ ۔ صوبہ بلوچستان ۔

مشرقی پاکستان میں مشرقی بنگال اور آسام کا ضلع سلہٹ داخل ہے ۔

پاکستان میں مندرجہ ذیل ریاستیں ہیں :۔

جموں و کشمیر ۔ ابھی تک یہ جھگڑا حل نہیں ہوا ۔
بہاولپور ۔ قلات ۔ خاران ۔ مکران ۔ چترال ۔ خیرپور
لس بیلا ۔ امب ۔ سوات ۔ دیر ۔ پھلیرا +

درخواست دُعاء

میری آپا فردوس کے ہاں تیسری لڑکی ۱۶ اکتوبر کو پیدا ہوئی ہے ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت ام المومنین اور تمام صحابی بہنوں سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولودہ کو نیک اور خادم دین بنائے ۔ آئندہ اپنے فضل سے اولاد نرینہ عطا کرے ۔ نیز جس جگہ میں رہتی ہوں ہاں نزدیک دیک کوئی احمدی جماعت نہیں ۔ تمام بہنیں دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالے ہم کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور یہاں پر احمدیت کا بیج بو دے ۔ اور ہماری تمام دینی و دُنیاوی مشکلات کو حل فرمائے ۔ آمین ثم آمین ! ——— والسلام

نعیمہ خاتون از سرسیا باڑی
ایسٹ پاکستان

"وادئ ربوہ"

(از قریشی سمیع اللہ صاحب عالمگیر تعلیم الاسلام کالج لاہور)

بے آب و گیاہ وادئ ربوہ کے نظارے
بے چین مچلتے ہوئے دریا کے کنارے
جا جا کے جہاں بستے ہیں اللہ کے پیارے
بہتے ہیں جہاں دین کے ایمان کے دھارے

اے وادئ ربوہ

گونج اُٹھتی ہیں اطراف میں ربوہ کی اذانیں
اسلام کے اک ساز کی اس دور کی تانیں
ہر طرف جہاں پھیلی ہیں پتھریلی چٹانیں
مِلتی ہیں مگر ان ہی میں سے نور کی کانیں

اے وادئ ربوہ

ربوہ سے پھر اسلام کی تبلیغ کا آغاز
گونجی ہے اس وادی میں محمود کی آواز
صدیوں سے جو تھے دفن یہاں آکے کھلے راز
پھر کیوں نہ تیرے نام کو لیں ملکے بصد ناز

اے وادئ ربوہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں

تقاریب نکاح

مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۱ء کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے نکاح کا اعلان صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر اور صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کے نکاح کا اعلان جناب پیر معین الدین صاحب واقفِ زندگی سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر فرمایا۔

ہم اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز، حضرت اماں جان مدظلہا العالی، حضرت ام وسیم احمد صاحب و دیگر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم و خاندان پیر اکبر علی صاحب مرحوم کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین! (ادارہ)

تعاونوا علی البر والتقوٰی

محترمہ شوکت جہاں صاحبہ اہلیہ ملک ظہور الدین صاحب نے اپنے بچہ کی صحتیابی کی خوشی میں ادارہ کو دس روپیہ عطیہ ارسال کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے کہ ان کی طرف سے دو مستحق عورتوں کے نام مصباح جاری کر دیا جائے۔ فجزاہا اللہ احسن الجزاء۔

(ادارہ)

۱۵ آف کوٹ رادھا کشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی اور غیر احمدی میں فرق

مدیرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۶ ۔ جہاد !

ہمارے مخالف ہمارے متعلق یہ غلط پراپیگنڈا بھی کرتے ہیں کہ ہم لوگ جہاد کے منکر ہیں۔ ہم لوگ جہاد کے منکر نہیں۔ بلکہ ہمارے نزدیک جہاد کا منکر کسی صورت میں بھی مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ کیونکہ یہی دین کی اصل روح ہے۔ لیکن ہم اس جہاد کے ہرگز قائل نہیں جو ملاؤں کا اختراع کردہ ہے جس میں قتل و خونریزی کی جاتی ہو جس میں تلوار کے زور سے لوگوں کو ترکِ مذہب پر مجبور کیا جاتا ہے جس میں دیگر اقوام کی مذہبی آزادی سلب کی جاتی ہے۔ اِس قسم کے جہاد کی نہ قرآن مجید نے تعلیم دی ہے اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ ہم جس جہاد کے قائل ہیں وہ یہی ہے جس کی ہمیں قرآن مجید نے تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا ہے۔ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا ○ (فرقان ع ۵) کہ کافروں کی بات نہ مان بلکہ اِس قرآن کو ہاتھ میں لیکر جہاد کر۔" خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کے ساتھ جہاد کو ہی بڑا جہاد قرار دیا ہے۔ کیونکہ اِسکے اندر ایسی زبردست صداقت پائی جاتی ہے جس کے سامنے کسی تلوار اور کسی توپ تفنگ کی ضرورت نہیں۔ تلوار ظاہری گردن کو اُڑاتی ہے یا ظاہری جسم کو مطیع کر سکتی ہے لیکن قرآن مجید دلوں کو فتح کرتا ہے۔ جب دل فتح ہو جائیں جسم خود بخود مطیع ہو جاتے ہیں۔ پس جو فتح قرآن مجید کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے وہ بہت اعلیٰ اور بہت عظیم الشان ہے۔ کوئی تحریک اور کوئی سلسلہ جس نے زبردستی لوگوں کو مطیع بنانا چاہا ہو دنیا میں عمر نہیں پا سکا چہ جائیکہ وہ عالمگیر تحریک بن سکے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے دین میں جبر و اکراہ کو جائز قرار نہیں دیا۔ فرمایا۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ (بقرہ ع ۳۴) کہ دین میں کوئی جبر نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے اور ہر شخص ہدایت کو اپنی عقل سے پہچان کر قبول کر سکتا ہے۔ کسی تلوار وغیرہ کے ذریعہ منوانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دین کی خاطر جنگ صرف اِسی صورت میں جائز رکھی ہے جب کہ مسلمانوں پر زیادتی کی جائے۔ اور ان کو دین سے پھرانے کے ارادے کئے جائیں اور اُن کے ساتھ دین کے نام سے جنگ کی جائے۔ اس وقت ہمیں حکم ہے وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ (بقرہ ع ۲۴) تم ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ لیکن زیادتی نہ کرو۔ کیونکہ خدا تعالیٰ زیادتی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا۔" پس یہ صریحاً غلط ہے کہ اسلام مذہب کی خاطر دوسرے مذاہب سے جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ اس کی اجازت محض دفاعی ہے۔ یہ اسلام کا ہی خاصہ ہے کہ اس نے دُنیا سے صرف ایک صداقت کا نہیں بلکہ پہلی تمام صداقتوں کا اقرار کروایا ہے۔ اور نہایت زور سے یہ اعلان کیا ہے کہ جس قدر ادیان ہو چکے وہ اپنے وقت میں سب

اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ اور اسلام ہی ہے جس نے ان کے
جذبات و احساسات کا خیال رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَ
اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرُ ۔ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا
مِنْ دِیَارِھِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا
اللّٰہُ ۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ
لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِیَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ
یُذْکَرُ فِیْھَا اسْمُ اللّٰہِ کَثِیْرًا ۔ وَلَیَنْصُرَنَّ
اللّٰہُ مَنْ یَّنْصُرُہٗ ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ۔ (حج ع ۶)
یعنی ان لوگوں کو اجازت دی گئی ہے جنگ کرنے کی جن کے ساتھ بلاوجہ جنگ کی جاتی ہے کیونکہ اُن پر ظلم کیا گیا ہے یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نصرت پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے بلا قصور نکالے گئے ہیں۔ ان کا کوئی قصور نہ تھا سوائے اس کے کہ انہوں نے یہ کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ تعالیٰ بعض کے ذریعہ سے بعض کا ہاتھ نہ روکتا تو مسیحیوں کے معبد اور راہبوں کے خلوت خانے اور یہود کی عبادت کی جگہیں اور مساجد جن میں اللہ تعالیٰ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے گرا دی جاتیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا جو اسکی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ طاقتور اور غالب ہے۔

یہ آیات کس قدر کھلے الفاظ میں بتا رہی ہیں کہ مذہبی جنگیں صرف اسی صورت میں جائز ہیں جبکہ دین میں مداخلت کی جائے۔ وہ بھی فتنہ کو دور کرنے کی حد تک (وَقَاتِلُوْھُمْ حَتّٰی لَا تَکُوْنَ فِتْنَةٌ) ان جنگوں کی غرض یہ نہیں کہ انکے ذریعہ سے دوسروں کے مذاہب میں مداخلت کی جائے یا ان سے چھیڑ خانی کی جائے بلکہ اس کی غرض یہی ہے کہ دوسروں کے مذہب کی حفاظت کی جائے اور سب مذاہب کے معابد کو قائم رکھا جائے۔ پس کہاں مولویوں کا پیش کردہ جہاد اور کہاں
Digitized by Khilafat Library Rabwah
قرآن مجید کا پیش کردہ ؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تلوار کے ساتھ جہاد کو جہاد صغیر قرار دیا ہے اور قرآن مجید یعنی تبلیغی جہاد کو جہاد کبیر۔ آپ نے ایک جنگ سے واپسی پر فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ یعنی ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف واپس آئے۔ پس اب دیکھو کہ کون ہے جو اسوقت جہاد میں مصروف ہے، کون اپنی جان اور مال خدا کی راہ میں قربان کر رہا ہے اور کس نے مرکز تثلیث میں اللہ اکبر کی صدا بلند کی ہے ؟ کس نے صلیب برداروں کو دندان شکن شکست دی ہے ؟ کس نے عیسائیوں پر ایسی کاری ضرب لگائی ہے جس نے کہ ان کی ریڑھ کی ہڈی توڑ کر رکھ دی ہے ؟ کیا ان کنوئیں کے مینڈک کی طرح تاریک و تار حجروں میں بیٹھنے والے تنگ ظرف مُلّاؤں نے یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی جماعت نے ؟ کیا ہمارے جہاد نے اسلام کو تقویت پہنچائی ہے یا ان مُلّاؤں کی تلوار نے۔ جہاد کے متعلق غلط خیالات نے جس قدر مسلمانوں کو نقصان پہنچایا ہے اور کسی چیز نے نہیں پہنچایا۔ وہ اس لالچ میں سب سے بڑی طاقت قرآن مجید کو بھی ہاتھ سے چھوڑ بیٹھے ہیں اور اپنی ظاہری قوت کا شیرازہ بھی بکھیر کر رکھ دیا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تبلیغی خط

جناب ماسٹر عطاء محمد صاحب ریٹائرڈ اورنٹیل ٹیچر ربوہ

(مکرم ماسٹر عطاء محمد صاحب نے یہ تبلیغی خط ڈلہوزی کے ایک مولوی عبد اللہ صاحب کو انکی خواہش پر لکھا جو افادۂ عام کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

از حافظ آباد۔
۲ر جولائی ۱۹۶۳ء

مکرم بندہ جناب مولوی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گذشتہ ہفتہ چنیوٹ میں آنمکرم کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ چونکہ آنمکرم نے کمال فراخدلی سے فرمایا تھا کہ "مجھے بھی تبلیغ کیا کرو"۔ اس حوصلہ افزائی کا کمال شکریہ ادا کرتے ہوئے فی الحال مَیں صرف ایک دریافت طلب امر کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آنمکرم میری تحریر کو بغور مطالعہ فرما کر اسکے جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔ وہو ہذا:۔

چونکہ بموجب "قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ" تو کہدے اے رسول! کہ یہ میری راہ ہے۔ مَیں اور میرے (صحیح رنگ میں) ماننے والے (اندھا دھند نہیں بلکہ) بصیرت کی راہ سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بُلاتے ہیں۔ شریعت کے مکلّف صرف عاقل اور بالغ لوگ ہی ہو سکتے ہیں جو نیکی اور بدی کی حقیقت کو سمجھ کر ترکِ شر اور ایصالِ خیر پر قادر ہوں اور بچے اور فاتر العقل لوگ مرفوع القلم ہوتے ہیں۔ اسلئے مَیں آنمکرم سے باادب دریافت کرتا ہوں کہ کیا آنمکرم نے (۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۲) قرآن کریم اور (۳) اسلام کی صداقت کو بذاتِ خود پرکھ کر دیکھ لیا ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے تو بموجب "كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ"۔ ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اسکے والدین یا اُسے یہودی بنا دیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی۔ آپ میں اور ایک ہندو، سکھ، عیسائی یا یہودی میں بہ الامتیاز کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ اتفاقاً مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے سے مسلمان کہلاتے ہیں۔ اگر کسی اور مذہب کے پیرو کے گھر جنم لیتے تو آپ کا وہی مذہب ہوتا جو آپ کے والدین کا ہوتا۔ اندریں صورت آپ کے اعمال نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ اگر آپ ان کے پابند بھی ہیں تو صرف ایک رسم کی اتباع ہو گی جس کی اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی قیمت نہیں لیکن اگر میرے سوال کا جواب اثبات میں ہے اور غالباً آپ اثبات ہی میں جواب دیں گے تو براہِ کرم ہر سہ کی صداقت کی ادلّہ اس خاکسار کو بھی تحریر فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں کیونکہ (بزعم آپکے) اس زمانہ کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی پیشگوئی بظاہر پوری نہیں ہوئی۔ مثلاً:۔

أ۔ حضورؐ نے فرمایا تھا۔ "اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا" (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۳۶) ضرور ضرور اللہ تعالیٰ اس اُمت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص مبعوث فرمائیگا جو دین کی تجدید کیا کریگا۔ یہ صدی قریب الاختتام ہو رہی ہے مگر ابتک کوئی مجدد بقول آپ لوگوں کے نہیں آیا۔

ب۔ نیز حضورؐ نے فرمایا تھا "اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ"۔ یقیناً ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں اور وہ ابتدائے آفرینش سے کبھی ظہور میں نہیں آئے۔ یعنی چاند کو (گرہن کی تاریخوں میں سے) پہلی رات کو اور سورج کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ کو گرہن لگیگا" چاند اور سورج کو مقررہ تاریخوں میں گرہن تو لگ چکا ہے۔ گویا گواہ تو عدالت میں پیش ہو گئے ہیں مگر وہ مدعی جسکے صدقِ دعویٰ میں انہیں شہادت دینا تھی وہ تا حال غائب ہے گویا مدعی سُست گواہ چست والا معاملہ ہے ؎

لبوخت عقل زحیرت ایں چہ بوالعجبی است

ج۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی علیہ السلام کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کی بھی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور باوجود خاتم النبیّین ہونے کے فرمائی تھی۔ مگر معلوم نہیں حضرت مسیح علیہ السلام کس غار میں چُھپے بیٹھے ہیں کہ مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں مگر وہ ٹس سے مس ہونے میں نہیں آتے۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام وہ پیشگوئیاں جو اس زمانہ کے متعلق تھیں وہ سب کی سب (خاکم بدہن) جھوٹی نکلیں۔

اسی طرح وہ خدا جس نے قرآن کریم میں فرمایا تھا "مَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا" جب تک ہم رسول مبعوث نہ کرلیں لوگوں کو عذاب نہیں دیا کرتے۔ اور فرمایا تھا "مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ" یہ بات تیرے رب کی شان کے شایاں نہیں ہے کہ وہ بستیوں کو ایسی حالت میں ہلاک کر دے کہ انکے رہنے والے لوگ غافل ہوں۔ اور فرمایا تھا "لَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى" اگر ہم ان لوگوں کو نبی کی بعثت سے پہلے ہلاک کر دیتے تو وہ ضرور کہتے اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف رسول کیوں نہ بھیجا تاکہ ہم تیری آیات کی اتباع کر کے ذلت و رسوائی سے بچ جاتے"۔ اُس خدا نے رسول تو بھیجا کوئی نہیں مگر مشرق سے لیکر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک ساری دنیا کے باشندوں کو مدت مدید اور عرصہ بعید سے ایسے ایسے دردناک عذابوں میں بحیثیت مجموعی گرفتار کر رکھا ہے جو اس سے پہلے تمام نبیوں کی اُمتوں پر انفرادی طور پر بھی نازل نہیں کئے تھے۔ اور زمین و آسمان ہیں جو بنی نوع انسان کے پیچھے اس طرح ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں گویا صفحۂ ہستی سے انکا نام و نشان مٹا کر دم لیں گے۔

پھر قرآن کریم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرما کر زبانی تسلّی تو دیدی تھی کہ "قَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۔ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّ نَصِيْرًا" یعنی ایک وقت آئیگا جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فریاد کرینگے کہ الٰہی! میری قوم نے اِس قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضورؐ کو تسلّی دینے کیلئے فرماتا ہے۔ کوئی فکر کی بات نہیں ہر نبی کے دشمن ایسے مجرم لوگ ہوتے ہی رہے ہیں مگر ہم جس طرح پہلے ہدایت دیتے آئے ہیں اسی طرح تیری اُمت کو بھی ہدایت دینے اور انکی مدد کرنے کیلئے کافی ہیں۔ مگر عملی رنگ میں مسلمان نصف صدی سے چیخ پکار کر رہے اور بلبلا رہے ہیں مگر خدا ہے کہ اپنے پیارے رسول کی لاڈلی اُمت کی آہ و زاری کی طرف متوجّہ ہی نہیں ہوتا۔ مومنوں کی قولی فعلی عدم مطابقت کو تو اپنی ناراضگی کا موجب قرار دیتا ہے مگر اپنے قول و فعل میں کوئی مطابقت نہیں دکھاتا۔ معلوم نہیں قرآن کریم بدل گیا ہے یا قرآن کریم نازل کرنے والا خدا کوئی اور تھا اور ہمارا خدا کوئی اور ہے۔ جسے اپنے دعاوی کا پاس ہونا تو بجائے خود رہا اتنا بھی معلوم نہیں کہ اُس نے قرآن کریم کی حفاظت کا کوئی وعدہ کر رکھا ہے۔

ح۔ باقی رہ گیا اسلام سو اس کی صداقت بھی ملیامیٹ ہو گئی ہے کیونکہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کے تارک بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمان اور ان پر عمل کرنے والے خال خال لوگ بھی مسلمان۔ شرابی، زانی، خونی، چور، غاصب، خائن، بدنظر، بدعہد، مرتشی، دروغگو بھی مسلمان بلکہ پکے مسلمان۔ ایسے پکے کہ ہر کہ در مسلمانی ایشان شک آرد کافر گردد کے مصداق اور ان جرائم سے بچنے والے معدودے چند بھی مسلمان۔ ایک شخص داڑھی مونچھیں چٹ کرا کر، بودے رکھ کر، عورتوں کی طرح مانگ نکال کر، ٹنڈ منڈ ہو کر منہ میں سگریٹ اور سر پر ہیٹ رکھ کر ہندو اور عیسائی بھی کہلاتا ہے اور مسلمان بھی۔ وہ اسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے اور جسے صحابہؓ کرام نے اپنی گم شدہ چیز سمجھ کر اپنا لیا تھا اور خود کو اسکی منہ بولتی تصویر بنا لیا تھا وہ خدا جانے کہاں ہے۔ مگر باوجود اس حقیقت باہرہ کے جس مسلمان کو پوچھو وہ خود کو پکا مسلمان اور صحابہؓ کا مثیل بتلاتا اور دانستہ یا نادانستہ طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کی عمداً تغلیط کرتا ہے جو حضورؐ نے فرمائی تھی "یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماؤھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود۔ قریب ہے کہ لوگوں پر وہ زمانہ آ جائے جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے اور قرآن کی صرف تحریر باقی رہ جائے۔ لوگوں کی مسجدیں آباد ہوں لیکن ہدایت سے خالی ہوں۔ انکے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدترین ہوں۔ انہیں میں سے فتنے نکلیں اور انہیں میں جا گھسیں" اور نیز حضورؐ نے فرمایا تھا۔ لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب لسلکتموہ قالوا یا رسول اللہ الیھود والنصاری قال فمن۔ ضرور ضرور تم پیروی کرو گے ان لوگوں کے طریقوں کی جو تم سے پہلے گذر چکے بالشت بہ بالشت اور ہاتھ بہ ہاتھ یہانتک کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوئے ہونگے تو تم بھی اسی بل میں داخل ہو گے۔") اور نہ صرف تغلیط کرتا ہے بلکہ اسپر اتراتا اور فخر کرتا ہے اور اپنی اس دلیری اور مجرمانہ جسارت پر ذرہ شرم محسوس نہیں کرتا۔ ان حالات کو دیکھ کر ہر انسان جسکے سینہ میں دل اور دل میں دینِ متین کا ذرہ بھر بھی درد اور اسلام اور بانی اسلام علیہ الف الف تحیۃ والسلام سے محبت کا شائبہ بھی پایا جاتا ہے وہ محوِ حیرت ہو جاتا ہے کہ آیا اس خیر الاولین والآخرین افضل الانبیاء ختم المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں شک کر کے دنیا و آخرت میں اپنا بیڑا غرق کرے یا ان نام کے مسلمانوں کو سچی بات کہکر خود کو انکے لعن طعن کا نشانہ بنا لے یہ بھی آپ ہی سے دریافت کرتا ہوں کہ اندریں صورت کیا کرنا چاہیئے۔ آیا ڈر کر خاموش ہو رہنا چاہیئے یا تبلیغِ حق کی راہ میں جو مشکلات پیش آئیں انہیں بخوشی برداشت کرنے کے لئے ہر وقت سینہ سپر رہنا چاہیئے فی الحال اسی قدر کافی ہے۔ اگر آنمکرم نے جواب سے سرفراز فرمایا تو باز زندہ صحبت باقی انشاء اللہ تعالیٰ۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

خاکسار:۔ عطا محمد ریٹائرڈ اورنٹیل ٹیچر۔ حافظ آباد۔

وارد کوچہ جوآنشیاں ضلع گوجرانوالہ۔ حال ربوہ۔

درخواست دُعا

میری باجی اختری خانم صاحبہ اہلیہ شیخ مجید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرزند مورخہ ۱۲ دسمبر کو عطا فرمایا ہے۔ نومولود کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دُعا کی جاوے۔

(محمودہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سلمیٰ فسٹ ایر جامعہ نصرت ربوہ

سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید میں ساری زمین کو زلزلوں سے لرزائے جانیکی پیشگوئی موجود ہے اور یہ پیشگوئی بھی موجود ہے کہ اُسدن زمین اپنی خبریں خود بیان کریگی۔ بِاَنَّ رَبَّکَ اَوْحٰی لَھَا اسلئے کہ تیرے رب نے اُسے وحی کی ہے اُسی خدا نے اپنے مسیحی نفس بندہ کو جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ہی ایک غلام ہے اور اس مسیحی نفس نے اللہ تعالیٰ سے وحی پاکر ہمیں آنے والے زلزلوں سے خبردار کیا۔ چنانچہ اُسی طرح آج سچ سچ ساری زمین اسکی تصدیق میں جگہ جگہ سے اپنی خبریں دے رہی ہے۔ "آسام میں زلزلہ اور سیلاب کے باعث ۱۲ ہزار مربع میل علاقہ تباہ و برباد ہو گیا۔ ہزاروں مویشی سیلاب میں بہہ گئے۔ ہزاروں میل میں فصلوں کی تباہی ہوئی۔ ۵ لاکھ انسان فاقہ کشی کے پنجہ میں آگئے۔" (نوائے وقت ۱۹/۸/۵۰) نیز صرف مظفر پور میں گندھک بارشی، نراین کے دریاؤں میں سیلاب آنے سے قریباً ۲/۱ ۱ لاکھ بیگھہ زمین اور تین لاکھ سے زائد لوگوں پر اثر پڑا۔ امرتسر گورداسپور جالندھر میں بھی کافی تباہی آئی۔ جاپان میں خوفناک طوفان آیا۔ ایک لاکھ ستر ہزار مکانات سیلاب کی نذر ہو گئے اور سات سو جہاز تباہ ہوئے۔ راوی کے سیلاب کی وجہ سے لاہور کے ۱۸ محلے سیلاب کی لپیٹ میں آگئے۔ چناب و ستلج دریاؤں نے بھی کافی تباہی برپا کی۔

ایسا ہی اگر ہم دوسری جنگ عظیم کے بعد اس قسم کی تباہیوں کا ایک نظر جائزہ لیں تو دُنیا کا ہر حصہ زلزلوں سیلابوں اور جنگوں سے ہونا موتی اور ہلاکت کا ایک نہ ختم ہونیوالا سلسلہ پیش کر رہا ہے۔ اور جیسا کہ سورۃ زلزال میں فرمایا گیا ہے وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَھَا۔ انسان حیرت زدہ ہو کر کہیگا کہ زمین کو کیا ہو گیا؟ ہونا کیا تھا وہی جسکی خبر سورۂ زلزال میں دیگئی تھی اور انسانوں کو انکی شرارتوں بداعمالیوں پر پے درپے حملوں سے جھنجھوڑا جا رہا ہے اب یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ان بداعمالیوں کی وجہ سے ابھی بہت کچھ ہونیوالا ہے۔ کیا ہی سچ فرمایا تھا خدا کے مامور نے:۔

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور آئینگے اور بعض ان میں سخت قیامت کا نمونہ ہونگے۔ اور اسقدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلینگی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہ ہونگے زمین پر اسقدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اسکے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی اور ہیئت و فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہ ملیگا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونیوالا ہے۔ بہتیرے نجات پائینگے اور بہتیرے ہلاک ہونگے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دُنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اسلئے کہ نوعِ انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دُنیا پر ہی گر گئے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ اور توبہ کرنیوالے امان پائینگے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائیگا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا مُنہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر وہ ہیبت کیساتھ اپنا چہرہ دکھائیگا جس کے کان سُننے کے ہوں وہ سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس مُلک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

ایک ذی ہوش اور بینا آنکھ رکھنے والے کیلئے مذکورہ بالا باتیں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام معلوم کرنے کیلئے کافی سامان اپنے اندر رکھتی ہیں لیکن اگر پھر بھی کوئی شخص آپ کو سچا تب اللہ ماننے میں شک کرتا ہے تو اس کیلئے حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک صورت رفع شک کی بتاتا ہوں۔ اس سے طالب حق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جسکی پہلی رکعت میں سورہ یٰسین اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص اور پھر بعد اسکے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھے اور خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے ہم نہیں جانتے اور مقبول و مردود و مفتری و صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی موعود اور مجدد وقت ہونیکا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے۔ کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود؟ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما تا اگر مردود ہے تو اسکے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اسکے انکار اور اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک فتنہ سے بچا اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے۔ آمین

یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتہ کریں لیکن اپنے تئیں بکلی خالی النفس کر کے دونو پہلوؤں بغض اور محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگیں کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کریگا جس پر نفسانی اوہام کا کوئی دخان نہیں ہوگا۔ سو اے حق کے طالبو! ان مولویوں کی باتوں سے فتنہ میں مت پڑو۔ اُٹھو اور کچھ مجاہدہ کر کے اس قوی و قدیر ہادی مطلق سے مدد چاہو۔" (نشان آسمانی صفحہ ۱۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

التجاء

مکرم فیض محمد صاحب چنگوی۔ ایڈیٹر اخبار المصلح کراچی

مری رُوح و جاں میں سماتا چلا جا
مرے دل کی ڈھارس بندھاتا چلا جا
مجھے اپنا جلوہ دکھاتا چلا جا
مجھے رازِ ہستی بتاتا چلا جا
ہٹاتا جا پردے ہٹاتا چلا جا
محبت کی دُنیا بساتا چلا جا

کبھی ساغر و لالہ وگُل دکھا کر
خزاں میں بہاروں کے قصے سُنا کر
کبھی برقِ بیتاب میں جگمگا کر
کبھی ماہ و انجم کی محفل سجا کر
یہاں اور وہاں مُسکراتا چلا جا
محبت کی دُنیا بساتا چلا جا

مرے باغِ ہستی میں ہیں چند کلیاں
جفائے زمانہ سے منہ بند کلیاں
حوادث کی ہیں جو کہ پابند کلیاں
نہیں ہو تیں ہرگز خورسند کلیاں
انہیں اِک نظر سے کھلاتا چلا جا
محبت کی دُنیا بساتا چلا جا

بہار آ رہی ہے چمن میں ہمارے
کھلے پھول خوش رنگ ہیں پیارے پیارے
چٹکتے ہیں غنچے بھڑکتے شرارے
مہکتی فضا میں چمکتے ہیں تارے
یہ پھولوں کے گجرے بناتا چلا جا
محبت کی دُنیا بساتا چلا جا

مرے دل مرے پردۂ جاں میں آکر
مثالِ نسیم اِس گلستاں میں آکر
مرے قلبِ پُر درد و سوزاں میں آکر
مری چشمِ تر اشکِ لرزاں میں آکر
مری بگڑیوں کو بناتا چلا جا
محبت کی دُنیا بساتا چلا جا

مری خلوتِ دل تری منتظر ہے
یہ ویران منزل تری منتظر ہے
مری جانِ بسمل تری منتظر ہے
یہ محفل کی محفل تری منتظر ہے
مرے دل کی دُنیا پہ چھاتا چلا جا
محبت کی دُنیا بساتا چلا جا

کہیں لالہ و گُل کہیں چاند تارے
یہ چاندی کے دریا کہ امرت کے دھارے
یہ کہسار و وادی کے عمدہ نظارے
ترے ہاتھ کے ہیں یہ اعجاز سارے
ہر رنگ قدرت دکھاتا چلا جا
محبت کی دُنیا بساتا چلا جا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں خلافت کا مقام

از مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ

(یہ مضمون جلسہ سالانہ پر پڑھا گیا ہے جو افادۂ عام کے لئے شائع کیا جا رہا ہے) ——— (ادارہ)

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (سورۂ نور)

میرے مضمون کا موضوع "اسلام میں خلافت کا مقام" ہے۔ خلافت اسلام میں ایک نہایت اہم عظیم الشان مگر نازک مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ کی اہمیت اس امر سے واضح ہو جاتی ہے کہ مسلمانوں نے خلافت کی بدولت ایک قلیل عرصہ میں دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے بڑی بڑی عظیم الشان فتوحات حاصل کیں۔ اور اس مسئلہ کی نزاکت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب اس کے سمجھنے میں مسلمانوں نے ٹھوکر کھائی تو پھر دیکھتے دیکھتے اپنی تمام خصوصیات کھو بیٹھے اور تنزل، ذلت اور ادبار کا ایک ایسا دور شروع ہو گیا جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ نے تو خلافت کی نعمت مسلمانوں کو اس لئے عطا کی تھی تا وہ نبوت کی برکات سے زیادہ سے زیادہ عرصے تک متمتع ہوں لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے اس نعمت کو اپنے لئے ایک ایسے اختلاف، نفاق اور انتشار کا ذریعہ بنا لیا جس نے قومی وحدت کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیا۔

میں کوشش کروں گی کہ اس مسئلہ کے اہم پہلوؤں پر مختصر طور پر روشنی ڈالوں۔

خلیفہ کے معنے لغوی طور پر خلیفہ قائم مقام اور جانشین کو کہتے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں نبی کے جانشین کو خلیفہ کہتے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن خلدون نے لکھا ہے "خلافت کی حقیقت یہ ہے کہ دین کی حفاظت اور دیگر دنیاوی امور میں نبی کی وفات کے بعد اس کا جو نائب ہوتا ہے اُسے خلیفہ کہتے ہیں۔"

قرآن مجید میں خلافت کا ذکر اسلام میں خلفاء کا وجود مسلمانوں نے از خود مقرر نہیں کیا بلکہ خود قرآن پاک نے نورِ نبوت کو ایک لمبے زمانہ تک پھیلانے کے لئے مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ میں نے جو آیات تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میں مومنوں اور نیک اعمال بجا لانے والوں سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں انہیں اسی طرح زمین میں خلیفہ مقرر کروں گا جس طرح اُن سے پہلوں کو مقرر کیا۔ میں خلفاء کے دین کو قائم کرونگا اور اُن کے خوف کو امن سے بدل دونگا۔ یہ خلفاء میری ہی عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو لوگ ان خلفاء کا انکار کریں گے وہ مجھ سے دُور کئے جائینگے۔"

یہ ہیں وہ قرآنی آیات جو مسئلۂ خلافت کو سمجھنے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کلید کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر ان پر غور کیا جائے تو ان سے
مندرجہ ذیل امور واضح ہوتے ہیں:۔

(۱) اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجے کے مومنوں سے خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔ گویا اگر مسلمان ایمان کے اعلیٰ معیار سے گر جائینگے تو پھر اللہ تعالیٰ خلافت کی نعمت اُن سے واپس لے لیگا۔

(۲) خلفاء کا تقرر اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ مومن خلیفہ مقرر کریں گے بلکہ یہ فرمایا کہ میں خود خلیفہ بناؤں گا۔ حالانکہ بظاہر مومنوں کی کثرت رائے سے ہی خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے۔

(۳) چونکہ خلفاء کا کام اپنے نبی کے مشن کو کامیاب کرنا ہوتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ وہ خلفاء کے مقاصد کو کامیاب کریگا۔ اُن کے خوف اور ابتلاء کی حالت کو دُور فرمائے گا۔

(۴) جو لوگ خلفاء کا انکار کریں گے وہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے اور اُس سے دُور ہو جانیوالے ہونگے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نہایت جامع مگر مختصر طور پر مقام خلافت کی اہمیت، اُس کا منصب اور اُسکی خصوصیات واضح کر دی ہیں۔ اگر ان آیات کو مسلمان اپنے لئے مشعل راہ بناتے تو وہ کبھی بھی اِس مسئلہ میں ٹھوکر نہ کھاتے، نہ کبھی یہ سوال پیدا ہوتا کہ خلیفہ کون بناتا ہے، نہ یہ امر موجب نزاع بنتا کہ خلیفہ معزول ہو سکتا ہے یا نہیں۔

قرآن مجید نے خلافت کا جو مقصد بیان فرمایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ نے اِس کی یوں تشریح فرمائی ہے:۔

"چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دُنیا کے وجودوں سے اشرف ہیں ظلّی طور پر ہمیشہ کے لئے قیامت تک قائم رکھے۔ سو اس غرض کے لئے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا۔ تاکہ دُنیا کبھی اور کسی زمانہ میں بھی برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔" (شہادت القرآن)

اللہ تعالیٰ کے بیان فرمودہ وعدے کے مطابق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت قائم ہوئی یہ خلافت جن حالات میں قائم ہوئی اُن کی کیفیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں یہ تھی:۔

"آنحضرتؐ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا ..... (جو آیت استخلاف میں فرمایا تھا۔)" (الوصیت)

یہ خلافت مسلمانوں کے لئے ہر لحاظ سے بے شمار برکتوں اور رحمتوں کا موجب بنی۔ خلافت راشدہ کے عہد کی تاریخ پر سرسری نظر ڈالنے سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ اِس عہد میں

سلمانوں نے کس طرح حیرت انگیز رنگ میں ترقی کی۔ چونکہ خلافت
ے ان کی طاقتوں کو مجتمع کر دیا تھا اس لئے وہ جس طرف بھی
دم اُٹھاتے فتح و ظفر اُن کی قدم بوسی کرتی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ
ت قلیل عرصہ میں اُس وقت کی تمام بڑی بڑی طاقتیں ایک
ب کر کے اسلام کے سامنے سرنگوں ہوتی چلی گئیں اور مسلمان
س وقت کی تمام متمدن دُنیا پر فاتحانہ انداز میں چھا گئے۔
سلمانوں کی یہ ترقی جو خلافت کی بدولت انہیں حاصل ہوئی
نی حیرت انگیز تھی کہ جب یورپین مورخ اس کا جائزہ لیتے
یں تو حیران رہ جاتے ہیں کہ کس طرح عرب کی وحشی اور اُجڈ
م دیکھتے دیکھتے دُنیا پر چھا گئی۔

لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے خلافت کی اہمیت اور
ظمت کو آہستہ آہستہ فراموش کرنا شروع کر دیا۔ خود خلافت
شدہ کے آخری ایام میں مسلمان خانہ جنگی میں مصروف ہو گئے
ر جو طاقت اُنہیں دشمن کو کچلنے میں صرف کرنا چاہیئے تھی وہ
ی کشمکش میں ضائع ہونے لگی۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے
ر اپنی سُنت کے مطابق خلافت کی نعمت اُن سے واپس
ے لی۔ خلافت سے محرومی مسلمانوں کے لئے انتہائی بدبختی کا دن
ا کیونکہ یہی وہ دن تھا جس دن مسلمانوں کے زوال اور
نحطاط کی بنیاد پڑی۔ اس کے بعد بڑے بڑے عظیم الشان
دشاہ بھی ہوئے۔ کئی جلیل القدر بزرگ بھی پیدا ہوئے
نہوں نے اپنی عمریں اسلام کی خدمت میں گزار دیں لیکن
ن حیث القوم مسلمانوں کی ترقی کا جو دروازہ خلافت سے
رومی نے بند کر دیا تھا وہ نہ کھلا۔ انفرادی طور پر بیشک

ترقیاں بھی ہوئیں، ملک بھی فتح ہوئے لیکن مجموعی طور پر قوم کا
Digitized by Khilafat Library Rabwah
زوال ہی جاری رہا۔

غرض یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جس سے کوئی انکار
نہیں کر سکتا۔ کہ اسلام کی ترقی خلافت سے وابستہ رہی ہے
جتنی دیر خلافت مسلمانوں میں قائم رہی اُن کا قدم آگے ہی آگے
بڑھتا چلا گیا اور جس دن خلافت اُٹھ گئی اُس دن سے اسلام
پر زوال آنا شروع ہو گیا۔

یہ مسلمانوں کی خوش قسمتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا خاص
فضل ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے پھر اُن کے درمیان حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کے بعد خلافت
قائم کر دی ہے اور اس طرح ایک بار پھر اُن کی دینی اور
دُنیاوی ترقیات کا راستہ کھول دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں اسلام کی حفاظت
کے لئے مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ذریعے سے حضرت
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بعثتِ ثانیہ مقدر کر رکھی
تھی تا دُنیا پھر حضور کی برکات سے حصہ لے سکے۔ چنانچہ
اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ
فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ
اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ
الْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ
مُّبِیْنٍ ۝ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ
وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ (سورۃ جمعہ)

یعنی خدا ہی ہے جس نے اُمیوں میں سے ایک رسول

بھیجا جو اُنہی میں سے ہے۔ وہ اُن پر خدا تعالیٰ کا کلام پڑھتا ہے۔
اُنہیں پاک کرتا ہے۔ اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ بیشک اِس
رسول کی بعثت سے پہلے وہ لوگ کھلی کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔ یہ
رسول ایک اَور قوم کو بھی سکھلائے گا جو ابھی تک اس سے نہیں
ملی اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعودؑ کے زمانے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی زمانہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ ایک دفعہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کی تربیت فرمائی دوسری دفعہ وہ ایک اَور قوم کی تربیت بھی کریں گے جو ابھی پیدا نہیں ہوئی۔ اِس آیت میں مسیح موعودؑ کی جماعت کو صحابہؓ سے مشابہ قرار دیکر اِس امر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کا سلسلہ جاری ہوا تھا اُسی طرح مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد بھی خلافت قائم ہوگی جس کے ذریعے ایک دفعہ پھر اسلام ترقی کریگا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی تحریروں میں متعدد مقامات پر اپنے بعد خلافت قائم ہونے کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ مثلاً حضورؑ "الوصیت" میں فرماتے ہیں:-

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنت ..... ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ..... اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دیدیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے ..... جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق کے وقت میں ہوا ..... خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا ..... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی سُنت کو ترک کر دے ..... مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے۔"

حضور علیہ السلام کی یہ عبارت نہایت صاف اور واضح ہے۔ آپ خدا تعالیٰ کی دو قدرتوں کی مثال میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کو پیش کرتے ہیں اور پھر صاف فرماتے ہیں کہ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی دو قدرتیں دکھلائے گا۔ ایک قدرت مَیں ہوں اور دوسری قدرت میرے بعد ظاہر ہوگی جو بعض وجودوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔

قرآن مجید کی پیشگوئی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق آج جماعت احمدیہ میں خلافت قائم ہے۔ یہ خلافت اللہ تعالیٰ کا واضح اشارہ ہے اِس امر کی طرف کہ اب اسلام کے لئے بُرے دن گذر چکے۔ اب اسلام کے لئے

ترقی، خوشحالی، بڑھنے، پھلنے اور پھولنے کے دن آرہے ہیں۔

چونکہ خلافت کا نبوت کے ساتھ گہرا تعلق ہے اسلئے نبوت کی طرح خلافت کی بھی ہمیشہ مخالفت ہوتی ہے۔ چنانچہ ہمیں جس طرح خلافتِ راشدہ کے خلاف ریشہ دوانیاں کرنے والوں کا گروہ نظر آتا ہے بعینہٖ اسی طرح خلافتِ احمدیہ میں بھی اس کے آغاز کے ساتھ ہی ایک طبقہ ایسا کھڑا ہوگیا جو جماعت میں خلافت کے متعلق مختلف قسم کے وساوس پیدا کرنے کی کوشش میں مصروف رہا۔ کبھی خلیفہ کی حیثیت کو گرانے کی کوشش کی گئی اور یہ کہا گیا کہ خلیفہ صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ہے۔ جب یہ داؤ نہ چلا تو یہ کہا گیا کہ نا اہل خلیفہ کو معزول کیا جاسکتا ہے۔ جب یہ حربہ بھی کارگر نہ ہوا تو سرے سے خلافت کا ہی انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت چل ہی نہیں سکتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے تصرف نے خود منکرینِ خلافت ہی کے عمل اور قول سے اُن کے جملہ اعتراضات کی تردید کردی۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں خلافت قائم ہوئی تو تصرفِ الٰہی نے ان تمام عناصر کو جو بعد میں خلافت پر اعتراضات کرنے لگے تھے اِس امر پر مجبور کر دیا کہ وہ حضرت مولانا حکیم نورالدین رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا خلیفہ تسلیم کر لیں۔ اور وہی لوگ جو آگے جا کر یہ کہنے والے تھے کہ خلیفہ انجمن کے ماتحت ہونا چاہیئے اپنے ہاتھ سے یہ اقرار کرنے پر مجبور ہوگئے کہ:۔

"حضرت مولوی صاحبؓ کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو گا جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا۔"

(بدر ۲ر جون ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر خلافتِ احمدیہ کے متعلق چونکہ یہ مقدر تھا کہ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ایک عظیم فتنہ اُٹھے گا اس لئے اللہ تعالیٰ کی مصلحت نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے خلافت کے متعلق پیدا شدہ شبہات کا بڑے زور کے ساتھ اور نہایت وضاحت کے ساتھ ازالہ کر دیا۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) "میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے ہی خلیفہ بنایا ہے ــــــ اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے ..... میں جب مر جاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہیگا اور خدا آپ اُس کو کھڑا کرے گا۔"

(۲) "مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔"

(۳) "جس طرح ابوبکرؓ اور عمرؓ خلیفہ ہوئے اُسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحبؑ کے بعد خلیفہ کیا۔"

مندرجہ بالا حوالے جو کم از کم ہر احمدی کہلانے والے کے لئے واجب العمل ہیں خلافت کی حیثیت اور اس کے مقام کو خوب واضح کر رہے ہیں۔ دراصل یہ تشریح ہے اس مسئلہ کے متعلق قرآن مجید احادیث نبویؐ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی۔ خلافت پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں اُن میں عزلِ خلفاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا اعتراض نہایت خطرناک نوعیت کا حامل ہے۔ کیونکہ یہ عقیدہ رکھنے سے قومی وحدت ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتی ہے اور خلافت ایک کھیل بن کر رہ جاتی ہے۔ اس عقیدے کا بطلان ایک حدیثِ نبوی سے خوب واضح ہوجاتا ہے۔ ترمذی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد آتا ہے کہ حضور نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اے عثمان! اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پہنائے گا منافق اُسے اُتارنا چاہیں گے لیکن خبردار تم ہرگز اسے نہ اُتارنا۔ یہ ارشادِ نبوی اُس وقت پورا ہوا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منافقین اور باغی مجبور کرنے لگے کہ آپ خلیفہ کے منصب سے علیحدہ ہوجائیں۔ یہ ارشادِ نبوی جہاں اِس امر پہ روشنی ڈالتا ہے کہ آیت استخلاف کے ماتحت ہونیوالا کوئی خلیفہ انسانوں کی رائے سے معزول نہیں ہوسکتا وہاں اس سے یہ امر بھی واضح ہوجاتا ہے کہ جو لوگ خلافت کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے ہیں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک منافق ہوتے ہیں۔

خلفاء کے عزل کے متعلق حال ہی میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تاریخِ اسلام کے بعض ایسے واقعات کی طرف اشارہ فرمایا ہے جنہیں ہر احمدی کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیئے۔ حضور "الرحمت" میں شائع شدہ ایک مضمون کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں :-

"اگر خلیفہ اسلام میں معزول ہوسکتا ہے، تو یقیناً حضرت علیؓ مجرم ہیں کیونکہ اُن کو اُن کی اپنی جماعت کے ایک حصّہ نے کہدیا تھا کہ ہم آپ کو خلافت سے معزول سمجھتے ہیں لیکن...... انہوں نے تلوار میان سے نکال لی اور ہزاروں ہزار خارجیوں کو قتل کرکے رکھدیا... حضرت عثمانؓ سے بھی باغیوں کا یہی مطالبہ تھا کہ آپ خلافت چھوڑ دیں ہم آپ کو معزول کرتے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے...... تلوار تو نہیں نکالی لیکن خود اپنی جان قربانی کے لیئے پیش کردی اور عزل کا عقیدہ رکھنے والوں کا مُنہ کالا کردیا"

(الفضل ۲۱ر اکتوبر ۱۹۵۶ء)

اِس وقت تک مَیں نے خلافت کی اہمیّت کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ اس کے متعلق جو شکوک پیدا کیئے جاتے ہیں وہ قرآن مجید، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی رُو سے بالکل بے حقیقت ہیں۔ اب مَیں خلافت کی برکات کا ذکر کرتی ہوں۔

جماعتِ احمدیہ کو یہ بتانا کہ خلافت کی یہ یہ برکات ہیں ایک بے جوڑ سی بات ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا تو قریبًا ہر فرد کم و بیش روزانہ خلافت کی برکات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ ہماری تنظیم، ہمارا اتّحاد، ہمارا جذبۂ ایثار و قربانی اور ہماری طرف سے دُنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ یہ سب امور ایسے ہیں جو خلافت کی اہمیت اور اُس کی برکات کو ظاہر کرتے ہیں۔ ہماری آنکھوں کے سامنے کئی فتنے اُٹھے۔ پہلے منکرینِ خلافت نے جماعت کے اتّحاد کو توڑنا چاہا، پھر بہائیوں کا فتنہ اُٹھا، مستریوں نے سرکشی کی، مصری اور ان کے ہمنواؤں نے خلافت کے متعلق ہمارے دلوں میں مختلف وساوس پیدا کرنے کی کوشش کی۔ یہ تو اندرونی فتنے تھے، بیرونی طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے دن سے ہی شدید مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ احراریوں کے طوفانِ بے تمیزی پر ایک نظر ڈالئے کس طرح ملک کے تمام عناصر کو ہمارے خلاف کر کے مجموعی طور پر بزعم خود جماعت احمدیہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کا دعویٰ کیا گیا اور ہمیں نعوذباللہ مٹانے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ لیکن یہ سارے فتنے ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکے۔ ہمارے امام اور خلیفہ برحق نے کامیابی سے اُن کا مقابلہ کیا اور ہر موقع پر انہیں شکست دی۔ خلافتِ ثانیہ کا ایک ایک دن اپنے ساتھ نئی نئی مشکلات لاتا رہا لیکن اس کے باوجود ہر دن جو چڑھا وہ احمدیت کی ترقی میں ممد بنا۔ ان تمام امور کو دیکھنے کے بعد کون ہے جو خلافت کی اہمیت اور اسکی برکات سے انکار کر سکتا ہے۔ اور ربوہ اور خود ربوہ کا وجود خلافت کی عظمت کا ایک زندہ گواہ ہے تقسیم ملک کے بعد جماعت کو جس طرح مرکز سے نکلنا پڑا اُسے دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ یہ جماعت اتنی جلدی پھر ایک مرکز پر جمع ہو جائے گی لیکن باوجود ہر طرح کے ناموافق حالات کے یہ خلافت ہی کی برکت تھی کہ آج ہم ربوہ کے بے آب و گیاہ میدان میں اپنا مرکز بنانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔

یہ انسانی فطرت کی کمزوری ہوتی ہے کہ جو نعمت اُسے حاصل ہو وہ کماحقّہٗ اُس کی قدر نہیں کرتا۔ لیکن جب وہ اُس نعمت سے محروم ہو جاتا ہے تو پھر کفِ افسوس ملتا ہے اور کہتا ہے کہ کاش میں اس نعمت کی قدر کرتا۔ آج ہم میں بھی بہت ہیں جو خلافت کی پوری طرح قدر نہیں کرتے اور اُس کی برکات سے پوری طرح فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ اسلئے ضرورت ہے کہ ہم بار بار خلافت کی اہمیت اور اُس کے مقام کو اپنی جماعت کے سامنے پیش کرتے رہیں۔ تا ہم کو اس کی اہمیت کا احساس رہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خلافت تو ایک اور بہت بڑی خصوصیت بھی رکھتی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ موعود خلیفہ ہیں۔ آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قبل از وقت بشارات دیں اور بتایا کہ وہ عظیم الشان صفات کا مالک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصلح موعود کا خطاب دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل ٹھہرایا اور آپ کے متعلق فرمایا:۔

”وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ ..... وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم۔ اور علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ..... نُور آتا ہے نُور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اُس میں اپنی رُوح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھیگا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔“

اس کلامِ الٰہی کو پڑھیں اور بار بار پڑھیں اور پھر غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنی عظیم الشان صفات کا حامل خلیفہ عطا فرمایا ہے اور ہم کس حد تک اس کی قدر کر رہے ہیں۔

(باقی)

سلف صالحات رضؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

{ عاجزہ نے جلسہ سالانہ پر "سلف صالحات اور ہم" کے عنوان پر تقریر کی تھی اس کا کچھ حصہ افادۂ عام کے لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ }

(امۃ اللہ خورشید)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح روشن اور نورِ ہدایت سے منور ہیں۔ تم جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ ان کے قول یا فعل میں یقیناً تمہارے لئے ہدایت کا سامان موجود ہوگا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد میں اپنے متبعین کی جو تعریف فرمائی ہے وہ کسی سچے مطیع کی انتہائی تعریف ہو سکتی ہے حقیقت بھی یہی ہے کہ صحابہ کرامؓ نے جس اخلاص، وفاداری اور فدائیت کا نمونہ دکھایا وہ نہ پہلی دنیا پیش کر سکی ہے اور نہ آئندہ پیش کیا جا سکے گا اسلئے وہ ہمارے لئے ایک نمونہ ہیں صحابہ کرامؓ کی جرأت و بہادری، اخلاص و وفاداری، راستبازی، حُبِّ رسول اللہ اور بغض للہ، اللہ اور اس کے رسول سے سچی اور پاکیزہ محبت، دین کی راہ میں بے نظیر قربانی سے تاریخ و احادیث کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔ وہ واقعات بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوئے ہیں اور بہتوں کی ہدایت کا موجب ہوتے رہیں گے۔ ان بہترین کارناموں میں جہاں مسلمان مردوں نے متبرک نقوش چھوڑے ہیں وہاں صحابیاتؓ نے بھی مستورات کیلئے بہترین نمونہ پیش کیا ہے جس پر ہر مسلمان عورت جتنا بھی ناز کر سکے بہتر ہے صحابیاتؓ نے اللہ اور اُسکے رسولؐ سے کیسی محبت کی؟ کس قسم کی عقیدت کا اظہار کیا؟ اللہ کے دین کی راہ میں کس طرح اپنی اپنی اولاد کی اور اپنے عزیز و اقربا کی قربانی پیش کی؟ کس طرح علمِ دین حاصل کیا؟ اور اسمیں دن بدن ترقی کرتی چلی گئیں کس طرح ہر اسلامی حکم پر دل و جان سے تعمیل کرنیکی کوشش کی؟ یہ ایک لمبی داستان ہے جس کیلئے اس وقت نہ قلم میں تاب ہے نہ وقت میں گنجائش اسلئے میں صحابیاتؓ کے تمام پہلوؤں پر تو نہیں صرف چند پہلوؤں پر چند امثلہ سے روشنی ڈالوں گی۔ ان واقعات کو پڑھ اور سُن کر ہمیں اور آپ یہ اندازہ لگائیں اور اپنے نفسوں میں غور کریں کیا ہم اپنے آپکو اسی معیار کے مطابق پاتی ہیں؟ اگر ہم واقعی اس مقام تک جا پہنچی ہیں تو ہمارے لئے خوشی کا دن ہے اور اگر کمی ہے تو کیا ہمیں اس کمی کو دُور کرنے کا احساس ہے؟ اور اس کو دُور کرنے کے لئے ہم نے آج تک کیا طریق اختیار کیا ہے؟

صحابیاتؓ کے زمانہ میں گھریلو کام کاج اور حصولِ رزق و معاشرت کیلئے وہ سہولتیں مہیا نہ ہوتی تھیں جو ان دنوں ہمیں حاصل ہیں۔ وہ خود گھروں کا کام کرتیں، خود کھیتوں میں اپنے خاوندوں کی مدد کرتیں، اپنے مویشیوں کیلئے بعض دفعہ چارہ بھی لے آتیں پھر بھی انہوں نے دین کی راہ میں شاندار قربانیاں کی ہیں۔ آج تو ہمیں بیشمار سہولتیں ہیں اسلئے ہم سے تو ان سے زیادہ قربانی کی توقع رکھی جا سکتی ہے۔ ورنہ ان کے برابر تو ہمارا معیار ہونا ضروری ہے۔ اب میں مختصراً بعض اہم پہلوؤں کے متعلق بعض اہم واقعات کو بیان کرتی ہوں۔

۱۔ **عبادت** | آجکل عورتوں کو جب نماز کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ کہہ دیتی ہیں گھر کا کام ہے، بچوں سے فرصت نہیں ہے، کپڑے خراب ہیں لیکن صحابیات باقاعدہ نماز پنجوقتہ ادا کرتیں۔ جمعہ عیدین میں بالالتزام شامل ہوتیں۔ نہ صرف فرض نمازیں باقاعدہ ادا کرتیں بلکہ نوافل

کی ادائیگی میں بھی کوشاں رہتیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۔ حضرت حمنہ بنت جحش کے متعلق احادیث میں لکھا ہے کہ وہ برابر نماز میں مصروف رہتیں۔ رات کو جب تھک جاتیں تو ایک رسی سے سہارا لے لیتیں جو چھت کے ساتھ اسی غرض کے لئے لٹکائی ہوتی تا کہ نیند غلبہ نہ پائے۔ انکی یہ رغبت بڑھتی ہی رہی حتیٰ کہ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکو دیکھ کر فرمایا کہ ان کو صرف اسی قدر نماز پڑھنی چاہیئے جو ان کی طاقت میں ہو اگر تھک جائیں تو بیٹھ جانا چاہیئے[1]

۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت ہے کہ وہ باقاعدہ نماز اشراق ادا کرتیں[2]۔

(۲) اللہ کے رسول سے محبت اللہ کے رسول پر سچے ایمان کا تقاضا ہوتا ہے کہ اسکے ساتھ سچا اخلاص اور سچی محبت بھی ہو چنانچہ اس میں بھی صحابیاتؓ صحابہؓ کے دوش بدوش تھیں۔

جنگ اُحد کا واقعہ ہے کہ کفار تین ہزار کا لشکر لیکر آئے اور ادھر سے ایک ہزار جان نثار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لڑائی کے وقت مسلمانوں کے ایک گروہ سے ایسی غلطی ہوئی کہ جسکی وجہ سے اسلامی لشکر کے پاؤں اُکھڑ گئے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تنہا رہ گئے۔ کفار نے آپؐ کو اتنے پتھر مارے کہ آپؐ زخمی ہو کر گر پڑے اور لاشوں کے نیچے دب گئے۔ جب یہ خبر مدینہ پہنچی جو اُحد سے چار میل کے فاصلہ پر ہے تو سب مرد و عورت گھبرا کر باہر نکل آئے اور اصل حقیقت دریافت کرنے کے لئے راستہ پر کھڑے ہو گئے۔ ادھر لاشوں کے نیچے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نکالا گیا تو معلوم ہوا کہ آپؐ زندہ ہیں۔ یہ سُن کر سب مسلمان جمع ہو گئے اور کفار بھاگ گئے۔ مسلمان جب مدینہ کو واپس لوٹے اور لوگوں نے اُنہیں دیکھا تو ایک عورت آگے بڑھی جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی رشتہ دار نہ تھی۔ وہ مدینہ کی رہنے والی تھی اور مکہ کے لوگ مدینہ والوں سے علیحدہ تھے۔ وہ محض دین کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اخلاص رکھتی تھی۔ اس نے ایک صحابی سے جو آگے آ رہا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھا۔ چونکہ آپؐ زندہ تھے اور پیچھے تشریف لا رہے تھے اسلئے اُس نے اس سوال کو معمولی سمجھ کر جواب نہ دیا اور کہا تیرا باپ مارا گیا ہے۔ اس پر اُس عورت نے کہا میں نے اپنے باپ کے متعلق نہیں پوچھا بلکہ یہ دریافت کیا ہے کہ رسول اللہ کا کیا حال ہے مگر اس نے اس کا جواب نہ دیا اور کہا کہ تیرا خاوند بھی مارا گیا ہے۔ یہ سُنکر اس نے کہا کہ میں رسول اللہ کے متعلق پوچھتی ہوں اُن کا کیا حال ہے اس کا بھی اُس نے جواب نہ دیا اور کہا کہ تیرا بھائی بھی مارا گیا ہے۔ اس پر اس نے کہا کہ تم میرے سوال کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ میں تو پوچھتی ہوں رسول اللہ کا کیا حال ہے؟ اُس نے کہا اچھے ہیں تشریف لا رہے ہیں۔ یہ سُن کر اُس نے کہا الحمد للہ اگر رسول اللہ زندہ ہیں تو کسی اور کی مجھے پرواہ نہیں ہے۔

اس سے اُس عورت کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اُلفت کا اندازہ لگاؤ جو محض دین کی وجہ سے تھی اور خیال کرو کیسا اخلاص تھا۔ اگر اس زمانہ میں دیکھو اگر کسی کا چھوٹا سا بچہ مر جائے تو اس کا کیا حال ہوتا ہے۔ لیکن یہاں اس کا باپ مارا جاتا ہے خاوند شہید ہوتا ہے بھائی قتل کیا جاتا ہے۔ بیٹا کوئی ہے ہی نہیں یہی قریبی سے قریبی رشتہ دار ہوتے ہیں جنکو اگر کوئی تکلیف پہنچے تو عورتوں کا دل تو کیا مردوں کے دل بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں مگر اس عورت کا اخلاص اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اُس نے

۱؎ بخاری۔ ۲؎ مسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے مقابل میں اپنے عزیز سے عزیز رشتہ داروں کی جان کی پرواہ نہ کی۔

(۳) ایمان میں پختگی شدید سے شدید مشکلات کے وقت بھی صحابیاتؓ نے ایمان کو اپنی جان کی حفاظت پر ترجیح دی۔ جان بیشک جان آفریں کے سپرد کر دی لیکن ایمان پر آنچ نہیں آنے دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سمیہؓ حضرت عمارؓ کی والدہ کا اسلام قبول کرنے والوں میں ساتواں نمبر تھا۔ قریش نے اُن پر بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح مظالم توڑنے شروع کر دیئے۔ خاندانِ مغیرہ نے ان کو ترکِ اسلام پر مجبور کیا لیکن وہ اپنے عقیدہ پر شدّت سے قائم رہیں۔ حتّٰی کہ مشرکین ان کو تپتی ریت پر سخت گرمی میں لوہے کی زرہ پہنا کر کھڑا کر دیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف سے گذرتے تو فرماتے صبر کرو، صبر کرو۔ اللہ تمہیں جنّت دیگا۔ لیکن ابوجہل کو اس پر بھی تسکین نہیں ہوئی۔ چنانچہ اُس نے انہیں برچھی مار کر شہید کر دیا اور اسلام میں سب سے پہلے شرفِ شہادت انہیں کو نصیب ہوا۔[1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے خلیفہ ہوئے ابتداء میں آنحضورؐ کے ایسے دشمن تھے کہ آپؐ کو قتل کرنے کے لئے گھر سے نکلے تھے۔ راستہ میں ایک شخص ملا جس نے پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جا رہا ہوں۔ اُس نے کہا پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کو تو قتل کرو جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر محمدؐ کو مارنا۔ یہ سُن کر وہ غصہ سے بھر گئے اور اپنی بہن کے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔ آگے جا کر دیکھا تو دروازہ بند تھا اور ایک شخص قرآن مجید سُنا رہا تھا اور اُن کی بہن اور بہنوئی سُن رہے تھے۔ اُس وقت تک پردہ کا حکم نازل نہ ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو۔ انکی آواز سُن کر اندر والوں کو ڈر پیدا ہوا کہ ماردیں گے اسلئے انہوں نے دروازہ نہ کھولا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر دروازہ نہ کھولو گے تو میں توڑ دوں گا۔ اس پر قرآن مجید سُنانے والے مسلمان کو چھپا دیا اور بہنوئی بھی چھپ گیا صرف بہن نے سامنے آکر دروازہ کھولا۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا بتاؤ کیا کر رہے تھے اور کون شخص تھا جو پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے ڈر کے مارے ٹالنا چاہا۔ لیکن حضرت عمرؓ نے اصرار کیا اور تلوار لیکر بہنوئی پر حملہ کیا۔ بہن نے بچاؤ کیا اور زخمی ہو گئی۔ عورت کو مارنا چونکہ بزدلی کی علامت سمجھی جاتی ہے حضرت عمرؓ شرمندہ ہو گئے۔ بہن کا خون بہتا دیکھ کر ندامت مٹانے کے لئے پوچھا۔ بتاؤ تم کیا پڑھ رہے تھے؟ بہنوئی نے چاہا کہ قرآن مجید دکھائیں مگر بہن نے جوش سے کہا کہ تُو ناپاک ہے وہ مقدس کتاب کیونکر تجھے دکھائی جا سکتی ہے۔ حضرت عمرؓ چونکہ اپنے فعل اور بہن کی ایمانی قوّت سے بے حد متاثر ہو چکے تھے نرم ہو گئے اور جھٹ ایمان لے آئے۔ یہ اس لئے کہ عورت نے تہیہ کر لیا تھا کہ مَیں اپنے بھائی کو چھوڑ دوں گی، اپنی جان قربان کر دوں گی لیکن دین کو ہرگز نہ چھوڑوں گی۔ اسی قربانی کا نتیجہ تھا کہ حضرت عمرؓ ان کو مل گئے اور وہ دونوں ایک روحانی سلک میں منسلک ہو گئے۔ اگر ہم بھی اپنے تمام عزیز و اقربا کو ایک ہی روحانی سلک میں منسلک کرنا چاہتی ہیں تو ہمیں بھی حضرتِ عمرؓ کی بہن جیسی قربانی ہمیشہ کرنی پڑے گی۔[2]

۳۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے ایمان لانے والی ایک عورت تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] اسد الغابہ ۔ [2] زرقانی شرح مواہب اللدنیہ

غارِ حرا میں عبادت کیا کرتے تھے وہاں پر جبرائیل نازل ہوا اور آپ کو خدا تعالیٰ کا کلام سنایا۔ آپ کیلئے چونکہ یہ بات بالکل نئی تھی اسلئے آپ یہ بات سمجھ نہ سکے اور خیال کیا کہ شاید نفس کا دھوکہ ہو گا آپ نے اس حالت کا نام بیماری رکھا۔ لیکن حضرت خدیجہؓ سمجھدار تھیں آپ سمجھ گئیں کہ یہ وحی الٰہی ہے۔ آج تو تمام لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلام آیا کرتا ہے پھر بھی دعویدار کو جھوٹا کہہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پاگل ہو گیا۔ لیکن باوجود اسکے کہ حضرت خدیجہؓ اس قوم سے تھیں جس کو خدا تعالیٰ پر ایمان نہ تھا، کوئی الہامی کتاب ان کے پاس نہ تھی، الہام کی وہ قائل نہ تھی پھر بھی آپؓ نے یہی کہا کہ آپ کو الہام الٰہی ہوا ہے اور ہرگز یہ بیماری نہیں ہے۔ کَلَّا وَاللّٰہِ لَا یُخْزِیْکَ اللّٰہُ اَبَدًا۔ حضرت خدیجہؓ نے کہا۔ آپ کو بیماری نہیں بلکہ یقینی طور پر کلام الٰہی ہے۔ آپ لوگوں سے نیک سلوک کرتے ہیں، صلہ رحمی کرتے ہیں، مشکلات میں ان کی مدد کرتے ہیں خدا تم آپ کو ہرگز ذلیل نہ کریگا۔ یہ ایک عورت تھی جو اس طرح ایمان لائی جس کی مردوں میں بھی مثال نہیں پائی جاتی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو قادیاں میں دیکھا ربوہ میں پھر دکھا دے

مکرم اکمل صاحب

اے حسنِ لم یزل تو صورت مجھے دکھا دے
صورت نہیں دکھاتا۔ آواز ہی سنا دے

گلزارِ احمدی کو پھولوں سے پھر بسا دے
جو قادیاں میں دیکھا ربوہ میں پھر دکھا دے

بے دار ہو رہے ہیں۔ پانی بلو رہے ہیں
جو پایا وہ کھو رہے ہیں۔ یارب وہ پھر دلا دے

خواب و خیال سارے منظر وہ ہو گئے ہیں
پھر ان حقیقتوں سے۔ پردہ ذرا اٹھا دے

بادِ بہار آئے۔ قسمت سنوار جائے
پھولوں کو پھر کھلا دے۔ پھر پھل نئے کھلا دے

موسم خزاں کا جائے۔ بلبل ترانے گائے
روٹھے ہوئے منا دے بچھڑے ہوئے ملا دے

اکمل کہ ناتواں ہے۔ لاہور میں تپاں ہے
اس کا مکاں کہاں ہے۔ اے لامکاں بنا دے

آہ امۃ الرشید

میری چھوٹی بہن امۃ الرشید بنت چوہدری عبدالحکیم صاحب مرحوم ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر قادیان و اہلیہ چوہدری محمد حسن صاحب بھٹی ربوہ مورخہ ۲۵/۱۲/۱۵ کو بعمر ۲۱ سال عین نوجوانی کی عمر میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون۔

عزیزہ نے ایک بچی جس کی عمر قریباً ایک سال ہے یادگار چھوڑی ہے۔ عزیزہ نہایت ہی نیک اور نمازوں کی پابند اور تہجد گزار اور سلسلے کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں جلسہ سالانہ کے سلسلہ میں ڈیوٹی دیکر بچی کو دودھ پلانے کے لئے گھر آئی تھیں۔ اے خدا تیری قدرت کے بھی عجیب کرشمے ہیں۔ گھڑی میں کیا سے کیا ہو گیا۔ ڈیوٹی دیتی ہوئی ایک گھنٹہ کی چھٹی لیکر گھر آئیں مشیتِ ایزدی کو واپس جانا منظور نہ تھا بجائے ڈیوٹی پر حاضر ہونے کے اپنے حقیقی مولا کے پاس حاضر ہوئی۔ اے خدا تو اس نیک رُوح پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرما۔ اور اسے اپنے قرب میں جگہ دے۔ عزیزہ کی والدہ کو اس کی وفات سے بے حد صدمہ ہے۔ کیونکہ اپنے سب بچوں میں سے چھوٹی تھی اور والد کی وفات کے بعد شادی ہوئی تھی۔ تمام مصباحی بہنوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ ہمیں ایسے اچانک صدموں سے محفوظ رکھے اور ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ عزیزہ کی بچی کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کی عمر اور صحت میں برکت دے اور خادمہ دین ہو اور اپنی والدہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق پائے آمین ثم آمین۔

والسلام۔ (امۃ السمیع از ربوہ بنت چوہدری عبدالحکیم صاحب مرحوم ربوہ)

المائدہ

قلاقند۔ ایک سیر قند میں آدھ سیر پانی ڈال کر لڈوؤں کی چاشنی سے کسی قدر سخت چاشنی تیار کر لیجئے۔ اس کے بعد سیر بھر کھویا بھون کر چاشنی میں ملائیے۔ اور جب چاشنی ایک جان ہو جائے تو پرات میں ڈال دیجئے۔ جمنے کے بعد چورس ٹکڑوں کے نشان صاف چھری سے ڈالئے پہلے باریک کترے ہوئے پستے چھڑکئے۔ اس کے بعد ورق چسپاں کر دیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۔ گاجر کا حلوا۔ گاجروں کا لچھا چار سیر۔ قند ایک سیر۔ کھویا ایک سیر۔ قند اور گاجروں کے لچھے کو کڑاہی میں ڈال دیجئے اور تیز آنچ پر پکائیں۔ جب کچھ شیرہ گل جائے اور شیرہ خشک بھی ہو جائے تو کھوئے کو بھون کر ملا دیجئے۔ کھویا ڈالنے کے بعد آنچ ہلکی کر دیجئے۔ جب کھویا اچھی طرح مل جائے تو پستے بادام باریک باریک کتر کر ڈال دیجئے اور تھوڑا سا عرق کیوڑہ بھی ڈال دیجئے۔

۳۔ چنے کی دال۔ حسب ضرورت چنے کی دال اچھی طرح صاف کر کے چار گھنٹے پیشتر بھگو دیجئے۔ جب خوب اچھی طرح بھیگ جائے تو تیز آنچ پر تل کر جلدی سے پسا ہوا نمک ملا دیجئے۔ بہترین لذیذ ہو گی۔ (امۃ الجبار۔ لاہور)

تعزیت

محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ کلرک مصباح کی ہمشیرہ امۃ الرشید صاحبہ مرحومہ کی اچانک وفات سے ہمیں بیحد افسوس ہے۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو بلند درجات عطا فرمائے اور اسکی ننھی بچی کو جو مرحومہ کی یادگار ہے لمبی عمر دیکر خادمہ احمدیت بنائے۔ نیز مرحومہ کے خاوند، والدہ، بھائیوں اور بہنوں دیگر رشتہ داروں کو صبرِ جمیل دے۔ آمین!

(ادارہ مصباح)

رپورٹ جلسہ سالانہ مستورات دسمبر سنہ ۱۹۵۱ء

۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۵۱ء بروز بدھ۔ نو بجے صبح جلسہ سالانہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ پہلے اجلاس کے پروگرام کے مطابق تلاوت قرآن کریم کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر از جلسگاہ مردانہ سُنی گئی جو ساڑھے نو بجے دُعا مجموعی کے ساتھ ختم ہوئی۔ بعدہٗ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر "ذکر حبیبؑ" بھی مردانہ جلسگاہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُنی گئی۔ آپ کی تقریر پورے دس بجے ختم ہوئی۔

سوا دس بجے زنانہ پروگرام کے مطابق جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تقریر ساڑھے دس بجے شروع ہوئی جس میں آپ نے فرمایا کہ دُنیا کے تمام مذاہب سوائے مذہب اسلام کے یہ ثابت کرتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان مرد و عورت اپنی اپنی زندگی میں مختلف اختیارات رکھتے ہیں لیکن صرف اسلام ہی ایک ایسا واحد اور کامل مذہب ہے جس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مرد و عورت کو ایک ہی جنس سے پیدا کیا ہے جو صلاحیتیں اُس نے مردوں میں رکھی ہیں وہی صلاحیتیں عورتوں کو بھی عطا کی ہیں۔ اسلئے جو کام مرد کر سکتے ہیں وہی کام عورتیں بھی کر سکتی ہیں۔

پھر آپ نے فرمایا کہ گذشتہ انبیاءؑ اور انکی جماعتوں کی تاریخوں میں خاص طور پر دو انبیاء حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰؑ کی تاریخ مشہور ہے۔ اسلامی تاریخ میں مسلمان عورتوں نے بہت شاندار کارنامے چھوڑے ہیں۔ انہوں نے جنگوں میں حصہ لیا، زخمیوں کی مرہم پٹی کی اور اسلام کیلئے شاندار فدائیت کا اظہار کیا۔ حضرت عمرؓ کی بہن کا واقعہ مشہور ہی ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کی سختی کے مقابل میں ایسے استقلال کا نمونہ دکھایا کہ حضرت عمرؓ کو بھی کلمہ تشہد پڑھے بغیر نہ بنی۔ ان شاندار قربانیوں کو دیکھتے ہوئے احمدی عورتوں کا فرض ہے کہ وہ پہلے اسلام کو ایک سچا اور کامل مذہب سمجھ کر تسلیم کریں اور پھر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر اُسی قسم کی تڑپ پیدا کریں جو کہ صحابیاتؓ میں پائی جاتی تھی تا اسلام و احمدیت کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ جائے۔ پھر آپ نے محترمہ نصیرہ نزہت صاحبہ کی قربانی اور جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انکی تبلیغ کا اب ماریشس میں نمایاں اثر ظاہر ہو رہا ہے وہ لجنہ اماء اللہ کا کام تن دہی سے کر رہی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کا قیام صرف اسی لئے کیا گیا ہے کہ مستورات اسکے نظام میں منسلک ہو کر اپنی ذمہ داریوں سے واقف ہوں۔ اور انکو صحیح طور پر پورا کریں۔ اسکے علاوہ اشاعت اسلام کیلئے یہ گُر بتایا کہ اگر تمام عورتیں یہ عہد کر لیں کہ ہم میں سے ہر عورت نے ہر سال کم از کم ایک عورت کو احمدی بنانا ہے تو احمدیت نہایت تیزی سے تمام دُنیا میں پھیل سکتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وعدے پورے ہو کر رہیں گے لیکن کتنی خوشی اور فخر کی بات ہو کہ اگر وہ فتوحات کا مبارک زمانہ ہم اپنی آنکھوں سے اپنی کوششوں کے نتیجہ میں دیکھ لیں۔

اسکے بعد اُستانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے اپنی تقریر بعنوان "لیس للانسان الا ما سعیٰ" کی اور بتایا کہ انسان کو دین اور دُنیا میں اسی چیز کا اجر ملتا ہے جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔ اسی کی تشریح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمائی ہے کہ انما الاعمال بالنیات ..... پھر بتایا کہ اعمال صالحہ کا علم اور عمل خدا اور رسول کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا اور اعمال صالحہ کی تشریح ایمان کے بغیر

نہیں ہو سکتی۔ انسان کو نیک اعمال کے بدلے میں دو جنتوں کے ملنے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ پہلی جنت نفس مطمئنہ ہے اور دوسری ابدی زندگی۔ ایمان کی تشریح میں بتایا کہ ایمان کے معنے تصدیق بالقلب و اقرار باللسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سنہ ۳۴ء میں ہم پر ایک اور فضل کیا وہ یہ کہ حضور کے ذریعہ تحریک جدید معرضِ وجود میں آئی۔ تمام احمدی عورتیں اس میں حصہ لے سکتی ہیں کہ صرف پانچ روپے سالانہ ادا کر کے جیسے ہر عاقل و بالغ عورت اسمیں حصہ لے سکتی ہے۔ اس طرح آپ حقوق العباد کو بھی ادا کر سکیں گی۔ کیونکہ حقوق العباد کے اصل معنے یہی ہیں کہ بھٹکے ہوئے لوگوں کو صراطِ مستقیم پر لایا جائے۔ پس آپ اس طریق کو اختیار کر کے مع دوسرے رشتہ داروں کے دو جنتوں کو حاصل کرنیکی کوشش کریں۔

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر ایک بجے سے پونے چار بجے تک جاری رہا جو مردانہ جلسہ گاہ سے لیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعرات۔ ساڑھے آٹھ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی اور مردانہ جلسہ گاہ سے تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور کی تقریر "اسلامی پردہ اور اس پر اعتراضات کے جوابات" سنی گئی۔ آپ کی تقریر ساڑھے نو بجے ختم ہوئی۔

ساڑھے نو بجے زنانہ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم اے کی تقریر "اسلامی حکومت کے قیام میں عورت کے فرائض" پونے دس بجے شروع ہوئی جس میں آپنے اپنی تقریر کو تین شقوں میں تقسیم کیا (۱) پاکستان کے وجود میں آنے سے قبل ہمارا مطالبہ اور اسکی وجوہات (۲) پاکستان کے قیام کے بعد ہماری حالت (۳) اب تک ہم نے کیا کچھ کر لیا ہے۔ پھر آپنے ان تینوں شقوں کو نہایت وضاحت سے بیان کیا۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ اسلامی سٹیٹ حاصل کئے اب چار سال کا عرصہ گزر چکا ہے مگر ہم نے ابھی تک وہ ترقی نہیں کی جو کرنی چاہیئے تھی۔ موجودہ زمانہ میں عام مسلمان مستورات کی حالت مغربی تعلیم کی تقلید میں بد سے بدتر ہو رہی ہے۔ عیسائیت مسئلہ کفارہ پر زور دیتی ہے لیکن اسلام لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلئے ہمیں اسلامی سٹیٹ حاصل کرنے کے بعد گذشتہ اسلامی تاریخ سے واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور اسلامی تہذیب و تمدن کی اور معاشرت کی صحیح تصویر دوسروں کے سامنے پیش کریں تا خدا تعالیٰ کے نام کا دنیا میں بول بالا ہو۔

اسکے بعد محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے اپنی تقریر "دعا" شروع کی۔ جس میں آپنے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ کی تشریح نہایت وضاحت سے کی اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کا ہماری پکار کا جواب دینا ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ موجود اور زندہ ہے۔ نیز ہماری دعاؤں کو قبول کرنا ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسکے بعد آپ نے مختلف واقعات بیان کر کے بتایا کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی معجزانہ طور پر مدد کرتا رہا ہے۔ مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتوحات کے وعدے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک پاک اور وجیہہ لڑکے کے وعدے کس شان سے پورے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی یہ صفت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگی مگر انسان کو اس کا حقیقی بندہ بن کر اور اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ کہتے ہوئے نفس مطمئنہ حاصل کرنیکی ضرورت ہے۔

ایک نظم اور چند اہم اعلانات کے بعد محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ نے اپنی تقریر "صحابیاتؓ کے کارنامے" گیارہ بجے شروع کی جس میں آپ نے بتایا کہ اسلام کی قدیم تاریخ ہمارے سامنے مسلمان عورت کا بہترین اور اعلیٰ نمونہ پیش کرتی ہے اسلامی تاریخ تمام تر اُن بزرگوں کے واقعات سے لبریز ہے جو توحید کی آواز سُننے کے ساتھ ہی حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ صحابہ کرامؓ کے ساتھ ساتھ صحابیاتؓ بھی اِس فضیلت میں شریک تھیں جس طرح مَردوں نے خدمتِ اسلام کیلئے جوش کا مظاہرہ کیا وقت آنے پر صحابیاتؓ بھی کسی رنگ میں اُن سے پیچھے نہ تھیں۔

اسکے بعد محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نے اپنا مضمون "اسلام میں خلافت کا قیام" پڑھکر سُنایا۔ یہ مضمون اس شمارہ میں صـ پر ملاحظہ فرمائیں۔

دوسرا اجلاس ڈیڑھ بجے بعد نماز ظہر و عصر شروع ہوا جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر مردانہ جلسہ گاہ سے سُنی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

---

۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعہ ساڑھے آٹھ بجے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ کی تقریر "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سلوک اپنے خدام اور ماتحتوں سے" پونے نو بجے شروع ہوئی۔ جس میں آپ نے فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ان تمام صفات کا حامل ہے جو آپ کی صداقت کی خود دلیل ہیں۔ اور آپ کا وجود بابرکت "محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام" کا مصداق ہے۔ اخلاقی لحاظ سے آپ سب انبیاءؑ سے بڑھ کر تھے مختلف واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ خدا آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا کیونکہ آپ ان اخلاق کو جو دُنیا سے مٹ چکے ہیں اُن کو قائم کرتے ہیں اور رفاہِ عام کے کاموں میں ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔

اسکے بعد آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادموں اور ماتحتوں کے ساتھ سلوک کے ضمن میں دو مثالیں حضرت زیدؓ کی پیش کیں جو حضرت خدیجہؓ کے غلام تھے اور بتایا کہ آپؐ نے ایسا محبت و شفقت کا سلوک اُن سے کیا کہ اُن کے والدین کی محبت و شفقت آپؐ کی محبت کے مقابلہ میں سرد پڑ گئی۔ یہ حسن سلوک ہی تھا کہ آپؐ کے اتباع آپؐ کی خاطر جان دینے سے بھی گریز نہ کرتے تھے اور ان کے دل ایسے عشق سے لبریز تھے جسکی مثال نہ دُنیا میں آپؐ سے پہلے پائی جاتی تھی اور نہ بعد میں پائی گئی اور نہ آئندہ پائی جائیگی

بعدہٗ محترمہ امۃ اللہ خورشید صاحبہ نے اپنی تقریر "سلف صالحاتؓ اور ہم" شروع کی جس میں فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَصْحَابِی کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّھِمْ اقْتَدَیْتُمْ اھْتَدَیْتُمْ" کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح روشن اور نورِ ہدایت سے معمور ہیں انکی پیروی کرتے ہوئے تم ہدایت پاؤ گے۔ اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جس اخلاص، وفاداری اور فدائیت کا نمونہ صحابہ کرامؓ نے دکھلایا وہ آئندہ کسی زمانہ میں نہیں دکھایا جا سکیگا۔ انکی پاکیزہ محبت اور دین کی راہ میں قربانیوں سے بھرپور تاریخیں ہمارے لئے رہنما اور موجبِ ہدایت ہیں۔ صحابہؓ کے دوش بدوش صحابیاتؓ نے بھی مسلمان مستورات کیلئے بہترین نمونے چھوڑے ہیں (یہ مضمون مصباح کی اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائینگی۔ کچھ حصہ اس شمارہ میں)

اسکے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے مولوی جلال الدین صاحب شمس کی تقریر "جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی" اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر "اسلام کی تائید میں مغربی ممالک میں انقلابات" سُنی گئی اور پہلا اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ و عصر شروع ہوا جس میں مردانہ جلسہ گاہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر سُنی گئی + (پریس رپورٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں اُلفت ہے بیحد قادیاں سے

مکرم انور صاحب بگوی سرگودھا

ہمیں اُلفت ہے بیحد قادیاں سے
دیارِ مہدیٔ آخر زماں سے

نہ ہوگا کام جو برقِ تپاں سے
کریں گے ہم دمِ شعلہ فشاں سے

ندا یہ آ رہی ہے آسماں سے
ملیگا کیا تجھے آہ و فغاں سے

تمہارے ہی لئے سب کچھ کیا ہے
نکلنے میں ہے حکمت قادیاں سے

ہماری حکمتوں کو کون سمجھے
نہیں واقف کوئی رازِ نہاں سے

محبّت کو پرکھنا تھا تمھاری
وگرنہ کیا غرض تھی امتحاں سے

تری تائید ہی میں ہو رہے ہیں
نشاں ظاہر زمین و آسماں سے

ملے گا یوسفِ مقصود اِک دن،
نہیں کچھ دُور منزل کارواں سے

ہے مقصد اِس کا تجدیدِ محبت
نہ گھبرا تُو فراقِ قادیاں سے

تری منزل تو ہے قدموں میں تیرے
ہُوا کیا گر تُو بچھڑا کارواں سے

کوئی دن کی یہ سب باتیں ہیں انورؔ
وہیں لوٹو گے آئے ہو جہاں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُونی کام ۔ (زنانہ سویٹر)

از محترمہ صادقہ میمونہ صاحبہ

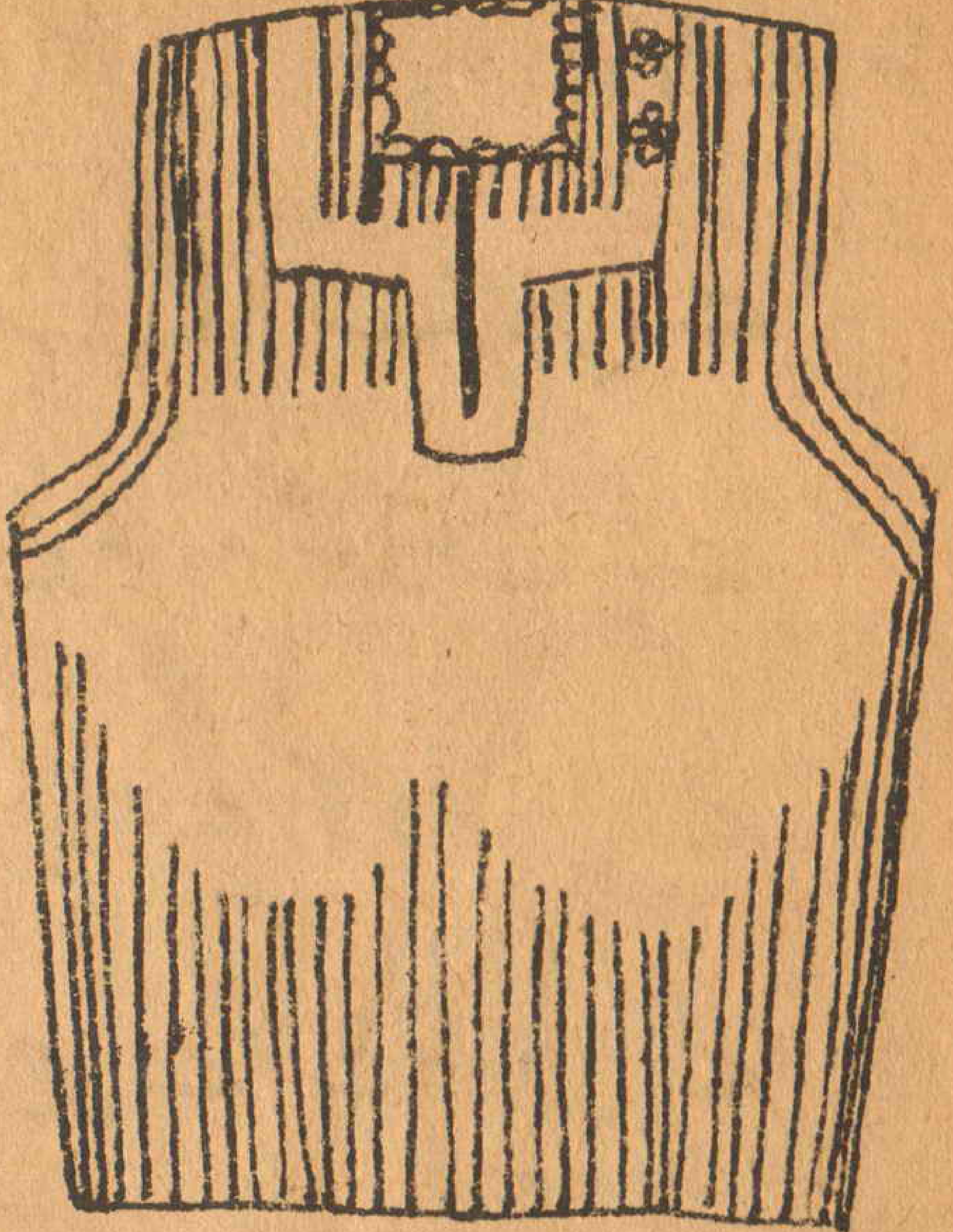

ضروری اشیاء:۔ اُون پانچ اونس۔ سلائیاں دو جوڑے۔ چھوٹی رین سواگز۔..... پیچ بٹن تین عدد..... فینسی بٹن تین عدد.......

ترکیب:۔ نارمل سائز کے لئے حسب پسند اون.....۱۲ نمبر کی سلائیوں پر ۹۰ پھندے ڈالیے۔

پہلی سلائی:۔ دو اُلٹے ایک سیدھا۔ دو اُلٹے ایک سیدھا۔ دو اُلٹے ایک سیدھا...... اسی طرح ساری سلائی ختم کیجئے.......

دوسری سلائی:۔ تین اُلٹے بُنئے۔ اُلٹے بُنے ہوئے دو پھندوں کو بغیر بُننے ہی واپس بائیں ہاتھ کی سلائی پر اُتار لیجئے۔ اب اُون کو پیچھے کی طرف کر کے دونوں اُتارے ہوئے پھندوں کو بغیر بُنے ہی پھر واپس دائیں ہاتھ کی سلائی پر اُتار لیجئے۔ اب اُون آگے کی طرف کر کے پھر تین اُلٹے بُنئے...... اور مندرجہ بالا ترکیب سے واپس کر لیجئے۔ اسی طرح ساری سلائی ختم کیجئے۔ **تیسری سلائی**..... پہلی سلائی کی طرح دو اُلٹے ایک سیدھا۔ دو اُلٹے ایک سیدھا..... اسی طرح ۶ انگل بنا لینے کے بعد سلائیاں بدل لیجئے۔ ۱۲ نمبر کی بجائے ۱۰ نمبر کی سلائیاں استعمال کیجئے۔ (اگر سویٹر کچھ لمبا بنانا ہو تو دو انگل اور بنا لیجئے۔) اب نمونہ پانچ حصوں میں تقسیم ہوگا۔ ہر حصے میں ۱۸ پھندے ہوں گے اور ہر ۱۸ پھندوں کی بیچ بیچ سریاں بنیں گی.....

پہلا حصہ۔ پہلے ۱۸ پھندے پہلی بنائی ہوئی ترکیب سے ہی بُنئے۔ ازاں بعد ۱۹ ویں پھندے کو سیدھا ہی دو دفعہ بُنئے۔ اس طرح ۱۸ پھندے سیدھے بُنئے اور ہر ایک پھندے کو دو دفعہ بُنئے...... اٹھارہ پھندوں کے ۳۶ بنا لیجئے۔ (اگر زیادہ چنٹ ڈالنی ہوں تو ایک پھندے کو تین دفعہ بُنئے) **تیسرا حصہ**..... اٹھارہ پھندے پہلی ترکیب سے بُنو۔ ایک اُلٹا۔ دو اُلٹے۔ اب دو اُلٹے بُنے ہوئے پھندوں کو بغیر بُنے ہی واپس بائیں ہاتھ کی سلائی پر اُتار لیجئے..... اُون پیچھے کر کے پھر بغیر بُنے ہی واپس دائیں ہاتھ کی سلائی پر اُتار لیجئے...... اسی طرح اٹھارہ پھندے بُن لیجئے۔ **چوتھا حصہ**...... دوسرے حصہ کی طرح بُن لیجئے اور **پانچواں حصہ** پہلے اور تیسرے کی طرح بُنئے..... اب سلائی پر کل ۱۲۶ پھندے ہو جائیں گے۔ اُلٹی طرف کی سلائی سیدھوں پر سیدھے اور اُلٹوں پر اُلٹے پھندے بُنئے۔

نمونہ پانچ حصوں میں تقسیم ہونے کے بعد یہ تیسری سلائی شروع ہوگی۔ پہلے حصہ کے اب ۱۷ پھندے پہلی ترکیب سے بُن لیجئے۔ اور ۱۸ ویں پھندے کو سیدھا بُن کر ۲۷ اور سیدھے بُنئے۔ درمیانی حصہ کے ۱۵ پھندے واپس اُلٹانے کی ترکیب سے بُن کر ۲۸ پھندے سیدھے بُنئے اور باقی ۱۷ پھندے پہلی ترکیب سے بُنئے۔ اُلٹی طرف کی سلائی اُلٹے پر اُلٹے سیدھے پر سیدھے......

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب دیئے ہوئے نقشہ کے مطابق پہلا، تیسرا اور پانچواں حصہ بتدریج گھٹتا چلا جائے گا اور دوسرا و چوتھا حصہ بڑھتا جائے گا۔...... اب پانچویں سلائی ...... ۱۶۰ پھندے واپس کرنے کی بُنتی سے اور ۴۰ سیدھے بُنئے ...... تیرہ ۱۳ پھندے واپس کرنے کی بُنتی سے بُن کر ۴۰ سیدھے اور ۱۶ پھندے پھر واپس کرنے والی بُنتی سے بُنئے۔ اُلٹی طرف کی سلائی سیدھوں پر سیدھے اُلٹوں پر اُلٹے ...... اسی طرح پر سیدھی طرف کی سلائی پر دونوں درمیانی حصے سیدھی بُنتی کے بڑھاتی جایئے اور آس پاس کی سریاں ایک ایک پھندا سیدھا بُننے سے گھٹتی جائیں گی ...... درمیانی حصہ کی چھ سریاں دونوں طرف سے گھٹتی ہیں اسلیئے جلد ختم ہو جائیں گی۔ درمیان میں ایک اُلٹا باقی رہ جائے گا۔ ...... اسے بھی سیدھا بُن لینے کے بعد ... . پہلے اور آخری حصہ پر تین تین سریاں باقی رہ جاویں گی۔ اور درمیانی تین حصے مل کر ایک ہو جائیں گے ...... درمیانی ۶ سریاں ۱۸ قطاروں میں ختم ہوں گی ...... پہلے اور آخری حصہ کی ۳۶ قطاروں میں ختم ہوں گی۔ اب سلائی پر ۱۲۶ پھندے سیدھی بُنتی کے ہو جائیں گے۔ ازاں بعد کندھا شروع کیجیئے ...... شروع میں دس پھندے ایک دم بڑھا کر تین اُلٹے بُنئے۔ دو کو واپس کر کے تین اُلٹے بُنئے۔ دو واپس کر کے ایک اُلٹا بُنئے ...... (تین سریاں بنیں گی) ازاں بعد سیدھی بُنتی کے دو پھندے ایک ساتھ بُنئے۔ باقی ساری قطار سیدھے پھندوں کی بنایئے ...... اب اُلٹی طرف کی سلائی شروع ہو گی۔ دوسرے کندھے کے بھی دس پھندے بڑھا کر واپس کرنیکی ترکیب سے بُنئے۔ دس بُن لینے کے بعد دو پھندے ایک ساتھ بُنئے ...... اسی طرح ہر اُلٹی اور سیدھی سلائی کے اول اور آخر میں ایک ایک پھندا گھٹاتی جائیں۔ (دو پھندے اکٹھے بُن کے۔ لیکن خیال رکھیں ...... سلائی شروع کرتے وقت بارڈر کے دس پھندے بُن کے دو پھندے ایک ساتھ بُنئے اور سلائی کے اخیر میں پہلے دو پھندے اکٹھے بُننے کے بعد دس پھندے بارڈر کے بنایئے) اسی طرح دونوں طرف کے کندھوں کے دس دس پھندے گھٹا دیجئے۔ باقی ۱۰۶ پھندے رہ جائیں گے بارڈر کے علاوہ ...... اب گلا شروع ہو گا۔ کُل پھندے دو حصوں میں تقسیم کیجیئے۔ دائیں طرف بارڈر کے دس پھندے ملا کر ۶۶ پھندے سلائی پر رکھ لیجیئے۔ ...... باقی کسی اور سلائی پر اُتار لیجیئے ...... پہلی سلائی ...... دس پھندے واپس کرنیکی بُنتی سے بُن کر ۵۰ پھندے سیدھے بُن کر دو اُلٹے بُنئے ...... دو اُلٹے بُنتے ہوئے واپس کر کے اُون پیچھے کی طرف کر کے پھر دائیں ہاتھ کی سلائی پر واپس لا کر اُون آگے کی طرف کر کے تین اُلٹے بُنئے۔ دو پھندوں کو واپس کر کے اُون آگے کی طرف کر کے ایک اُلٹا بُنئے ...... ۶۶ پھندے ختم ہو گئے ...... دوسری سلائی ...... اُلٹوں پر اُلٹے سیدھوں پر سیدھے پھندے بُنئے ... . دس قطاریں اُلٹی و سیدھی طرف کی بُن لینے کے بعد ...... بارڈر کے دس پھندے بُن کر ۷ پھندے سیدھے بنایئے۔ باقی دو دو پھندے اکٹھے بُن کے ۳۶ پھندوں کے ۱۸ پھندے کر لیجیئے۔ ازاں بعد ۷ پھندے سیدھے بُن کر ۶ پھندے گلے کی پٹی کے واپس والی بُنتی سے بُنئے ...... بارڈر سمیت کُل ۴۸ پھندے رہ جائیں گے۔ اب اُلٹی طرف کی سلائی بُنئے .... ایک سیدھا دو اُلٹے۔ ایک سیدھا سات اُلٹے۔ ایک سیدھا دو اُلٹے ...... باقی پھندے ایک سیدھا دو اُلٹے ایک سیدھا۔ بُن کر ختم کیجیئے ...... بعد ازاں سیدھی طرف کی سلائی بنایئے۔ تین اُلٹے بُنئے دو واپس کر کے تین اُلٹے ......

Digitized by Khilafat Library Rabwah

...... اسی طرح بارڈر سمیت ۱۳ سریاں بنا کر تین سیدھے بنئے...... اگلے ۶ پھندے گلے کی پٹی کے واپس کرنے والی بنتی سے بنا لیجئے۔ اسی طرح ۱۴ قطاریں بُن لینے کے بعد سات سریاں پہلی ترکیب سے بنئے...... آگے ۲۱ پھندے سیدھے بُن ڈالئے باقی ۶ پہلی ترکیب سے...... اُلٹی طرف کی سلائی سیدھے پر سیدھے اُلٹوں پر اُلٹے...... چار قطار بُن لینے کے بعد...... سات سریاں پہلی ترکیب سے بُن کر تین سیدھے بنئے...... پھر اٹھارہ پھندوں کی ۶ سریاں بُن لیویں۔ اور چھٹی قطار اُلٹی طرف کی ہوگی۔ شروع سے ہی ۱۷ پھندے بند کر دیجئے۔ باقی اُلٹوں پر اُلٹے سیدھوں پر سیدھے کُل ۲۱ پھندے باقی رہ جائیں گے۔ اب ۲۰ قطاریں نیچے بنی ہوئی قطاروں پر ویسے ہی بُن لیجئے...... ازاں بعد کندھوں کی ڈھلوان بنائیے...... ۲۱ ویں قطار سیدھی طرف والی بُن لیجئے۔ اُلٹی طرف کی قطار کے آخیر میں ۶ پھندے بغیر بُنے ہی چھوڑ دیجئے...... پھر واپس بُننا شروع کر دیویں...... اسی طرح پانچ قطاریں بنئے...... اور ہر قطار میں چھ چھ پھندے چھوڑتی جائیں...... باقی سات رہ جائیں گے...... تو سب کو بند کر دیجئے...... اب دوسرے حصہ کے بارڈر سمیت ساٹھ پھندے تھے۔ اُن کو بُننا شروع کریں...... اور دائیں طرف کی گلے کی پٹی کے نیچے (اُلٹی طرف سے) ۶ پھندے اُٹھا لیجئے...... اب اس طرف بھی ۶۶ پھندے ہو جائیں گے۔ اس حصہ کو بھی دوسرے بُنے ہوئے حصہ کی مانند ختم کر لیجئے...... اب سویٹر کا پچھلا حصہ بنائیے...... پیچھے کے لئے ۱۰۰ پھندے ڈالئے...... اگلے حصے کی طرح ۱۲ نمبر کی سلائیوں پر ۶ انگل یا آٹھ انگل بنا لینے کے بعد دس نمبر کی سلائیاں لگا لیویں...... اوّل سے آخر تک ایک ہی بُنتی ہوگی...... جو اگلے حصہ میں دو پھندوں کو واپس کرنے والی بنائی تھی...... کندھوں تک بنا کر بارڈر کے دس پھندے بڑھا لیجئے۔ اگلی طرف تو کندھوں کے دس دس پھندے گھٹائے تھے پیچھے کی طرف کے پندرہ پھندے گھٹا لیجئے...... پندرہ قطاروں میں تیس پھندے گھٹ جاویں گے۔ باقی ۷۰ پھندے رہ جائیں گے...... اس طرف بھی کندھوں کی ڈھلوان بنائیے۔ دونوں طرف چھ چھ پھندے ہر قطار میں چھوڑتی جائیں۔ اور پانچ قطاریں بُن لینے کے بعد بند کر دیجئے...... کندھے اور سائیڈ سی لینے کے بعد...... گلے کے اِرد گرد جو بٹن جگہ ہے (تین پھندے سیدھے بُن کر بنائی تھی) اس پر حسب منشاء امبرائیڈری کر لیجئے۔ گلے پر کروشیا سے چھوٹی سی کنگری اُون کے دھاگا سے ہی بُن لیجئے۔ کنگری سے جو سوراخ بنیں گے (ذرا بڑے بنائیے) اُن میں ایک اُنگل سے کم چوڑا ربن اُون کے ہمرنگ ڈال دیجئے۔ گلے کی پٹی پر اندر کی طرف تین عدد ٹچ بٹن لگا دیجئے۔ اور باہر کی طرف تین عدد سویٹر کے ہمرنگ فینسی بٹن لگا لیویں...... لیجئے اب سویٹر تیار ہے۔ بہت خوبصورت اور نئی وضع کا ہوگا۔

مصباح میں پاکیزہ اور شائستہ اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے! ـــــ منیجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

(نوٹ) وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۲۵۷۲ - غلام فاطمہ بی بی بیوہ حیات محمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد ۷ بیگہ مزروعہ غیر مزروعہ واقع دیوا سنگھ جسکی قیمت -/۷۰۰ روپے ہے۔ زیور نقرئی ۱۶ تولے قیمت مبلغ -/۲۵ روپے۔ مہر -/۲۵ روپے جو کہ وصول شدہ ہے کل میزان مبلغ -/۷۵۰ روپے ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر لی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ العبد۔ غلام بی بی موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد عبد اللہ پریذیڈنٹ جماعت مقامی +

نمبر ۱۳۰۷۷ - سمیع اللہ سیال ولد چوہدری رحمت اللہ سیال۔ پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال بیعت تقریباً ۱۹۴۲ء ساکن فضل عمر ہوسٹل لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی -/۱۰ روپے ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ میری اور کوئی آمدنی نہیں ہے۔ میں تعلیم الاسلام کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہوں میں واقف زندگی ہوں تحریک جدید میری تعلیم کا خرچ دیتی ہے۔ اگر میں کوئی جائداد بناؤں تو اسکی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ العبد۔ سمیع اللہ سیال موصی۔ گواہ شد۔ سید اعجاز مبارک فضل عمر ہوسٹل لاہور۔ گواہ شد۔ محمد انور احمد مبشر لاہور +

نمبر ۱۳۰۴۶ - حمیدہ بیگم بنت عبد العزیز قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰-۳-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ زیور صرف ایک جوڑی کانٹے طلائی وزن ۶ ماشے ہے قیمت اندازاً -/۸۰ روپے کے آٹھویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں زنانہ سکول لاہور میں ملازم ہوں مبلغ -/۶۰ روپے ماہوار تنخواہ لیتی ہوں اسکے بھی آٹھویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ حق مہر جو کہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے مبلغ پانچصد روپیہ ہے اسکے بھی آٹھویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ۔ حمیدہ بیگم بنت عبد العزیز۔ گواہ شد۔ چوہدری عبد الغفور لاہور۔ گواہ شد۔ بشیر احمد بقلم خود

نمبر ۱۳۰۶۱ - حلیمہ بی بی بیوہ منشی فیض محمد صاحب قوم ارائیں۔ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن حال سید پوری روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد صرف تین صد روپیہ نقد ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنیکے بعد مزید جائداد میرے نام ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی حقدار صدر انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ۔ حلیمہ بی بی موصیہ مکان نمبر ۶۷۶ P/ انگر پورہ سید پور روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد۔ عبد الغنی ڈسپنسر شدہ سید پوری روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد۔ محمد الدین سول و ٹرنری ڈیپارٹمنٹ

نمبر ۱۳۱۱ - علی محمد ولد قاسم علی قوم جٹ پیشہ زمیندارہ ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن چک $\frac{166}{7\cdot R}$ ڈاکخانہ فقیروالی ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ مئی ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مربعہ اراضی نہری واقع چک $\frac{166}{7\cdot R}$ ڈاکخانہ فقیروالی ضلع بہاولپور میں بلاشراکت غیری ہے جسکی قیمت -/۸۰۰۰ روپیہ ہے اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔ العبد۔ علی محمد موصی۔ گواہ شد۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ خورشید احمد امام الصلوٰۃ چک $\frac{166}{7\cdot R}$ ✣

نمبر ۱۳۱۲ - بدر الدین ولد نور الدین قوم عرب پیشہ معماری عمر ۴۴ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ $\frac{۶}{۵۱}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت موجودہ مرکز ربوہ میں -/۶۲۵ روپے زرخرید زمین مشترکہ برابر حصہ میرے حقیقی لڑکے عبدالغفار موجود ہے۔ میں اسکے نصف حصہ کا مالک ہوں۔ اسکے علاوہ میرا گذارہ ماہوار آمدنی پر ہے جو کہ ماہوار مبلغ ۱۰۰ روپے ہے میں اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وفات پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ بدر الدین موصی۔ گواہ شد محمود احمد سرگودھا۔ گواہ شد۔ محمد الدین انور سرگودھا ✣

نمبر ۱۳۱۳ - بشیر احمد ولد محمد اسمٰعیل قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۴۱ء ساکن لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر آج بتاریخ ۱۲ $\frac{۳}{۵۱}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ موجود ہیں اور انکی طرف سے مجھے -/۲۰ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے لہذا میں اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ موجودہ وقت میں میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ نیز بوقت وفات میری جو بھی جائداد ہوگی اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ نیز آمدنی کی کمی بیشی کی صورت میں دفتر کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ العبد۔ بشیر احمد قلم خود۔ گواہ شد۔ فضل الدین احمدی ننگوی ضلع لائلپور۔ گواہ شد۔ غلام نبی ولد احمد بخش لائلپور ✣

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۳۱۴ - بشیراں بیگم زوجہ بشیر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن لائلپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ $\frac{۳}{۵۱}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ موجودہ وقت میں میری جائداد بصورت زیور حسب ذیل ہے۔ (۱) کانٹے $\frac{1}{2}$۱ تولہ طلائی۔ انام طلائی ۱ تولہ۔ چھیر سوئی طلائی ۸ ماشے۔ کل طلائی زیور تین تولہ قیمتی -/۲۲۰ روپے مہر مبلغ -/۴/۱۲۲ کل میزان تین صد دو روپے چار آنے ہے لہذا میں اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز مجھے اپنے خاوند کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے لہذا اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات اگر اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ۔ بشیراں بیگم موصیہ۔ گواہ شد فضل الدین ننگوی لائلپور۔ گواہ شد۔ بشیر احمد خاوند موصیہ ✣

نمبر ۱۳۱۵ - صادق احمد ولد محمد یاسین قوم قریشی پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاگڑا ڈاکخانہ بنوادی نگر صوبہ بنگال۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲ $\frac{۱}{۵۱}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ اسوقت ماہوار آمد -/۵۶ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے بعد میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ہوگی۔ العبد صادق احمد بنگالی پوسٹ بکس ۲ میرپور خاص سندھ۔
گواہ شد۔ بہاول حق ربوہ۔ گواہ شد مفتی محمد صادق بقلم خود ربوہ ۔

نمبر ۱۳۱۶۷ محمد بی بی بیوہ چوہدری غلام حسین صاحب قوم باجوہ پیشہ
خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۰۶ء ساکن چک ۱۱۲ جنوبی ڈاکخانہ سلانوالی
ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵۱ حسب ذیل
وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ میری موجودہ جائداد
تین صد روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس
کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے
مرنیکے وقت جو جائداد ثابت ہو اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ محمد بی بی بیوہ چوہدری غلام حسین موصیہ۔
گواہ شد محمد شریف پسر موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد لطیف پسر موصیہ ۔

نمبر ۱۳۱۶۸ بشریٰ سعیدہ زوجہ مولوی شکر الٰہی صاحب مبلغ امریکہ
قوم امریکن پیشہ کمرشل آرٹسٹ عمر ۲۳ سال بیعت جنوری ۱۹۴۹ء۔
ساکن سینٹ لوئیس ریاست مزوری یو۔ ایس۔ اے بقائمی ہوش وحواس
بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ اگست ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
اسوقت میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میری موجودہ آمد قریباً ۲۰۰/- ڈالر
ماہوار ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔
اسکے علاوہ مبلغ ۱۰۰۰/- ڈالر حق مہر میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔
اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اگر اسکے بعد کوئی
جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر
میری جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ہوگی۔ الامۃ۔ بشریٰ سعیدہ موصیہ امریکہ۔ گواہ شد۔ شکر الٰہی خاوند موصیہ
مبلغ جماعت احمدیہ امریکہ۔ گواہ شد۔ خلیل احمد ناصر مبلغ سلسلہ احمدیہ واشنگٹن امریکہ

نمبر ۱۳۱۷۱ ۔ نظام الدین نابینا ولد میاں عالم الدین قوم بافندہ
پیشہ بیکار عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن روڈہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔
بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵۱ ۲۳ حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ حسب ذیل ہے۔ بھیڑ و بکری دو عدد
جنکی قیمت ۱۰۰/- روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی
زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت
داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت
حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں
تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی
نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ نظام الدین نشان انگوٹھا۔
گواہ شد۔ محمد رمضان بقلم خود۔ گواہ شد۔ ملک مہر محمد پریذیڈنٹ روڈہ ۔

نمبر ۱۳۱۷۳ فتح خاتون زوجہ حافظ ابوذر صاحب پٹھان۔
پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن بھان امیر علی والہ ڈاکخانہ
روڈہ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵۱ ۲۱
حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۵/- روپے
ہے جو میں وصول کرچکی ہوں۔ زیور نقرئی کے کڑے و چوڑیاں وزن ۱۶ تولے
جنکی قیمت ۲۵/- روپے ہے۔ گھر کے برتن و پارچیات جنکی قیمت ۵۰/- روپے ہے۔
کل مجموعہ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور
جائداد پیدا کروں تو اسکے ۱/۱۰ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو
ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامۃ فتح خاتون موصیہ۔ گواہ شد۔ حافظ ابوذر خاوند موصیہ۔
گواہ شد۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۔

نمبر ۱۳۱۸۶ صدیقہ بیگم زوجہ محمد عالم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری
عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودھا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و
اکراہ آج بتاریخ ۲۵ اگست ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ

جائداد زیورات از قسم طلائی و نقرئی حسب ذیل ہے۔ کانٹے طلائی $\frac{1}{2}$ ۱ تولہ۔ موتی طلائی $\frac{3}{4}$ تولہ۔ انگوٹھی طلائی ۴ ماشے۔ پازیب نقرئی ۷ تولے۔ نیز اسکے علاوہ میرا حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اسکی وصیت $\frac{1}{10}$ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی اور جائداد میری ثابت ہوگی تو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ الامتہ۔ صدیقہ بیگم۔ گواہ شد۔ محمود احمد ودود میڈیکل سٹورز بلاک ۲ سرگودھا۔ گواہ شد محمد عالم سرگودھا خاوند موصیہ +

نمبر ۱۱۶۰۶ ۔ امۃ اللہ بیگم زوجہ ماسٹر محمد یوسف صاحب قوم سندھو پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی چک ۱۱۴ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ $\frac{۹}{۵۸}$ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے زیورات طلائی وزنی چار تولے قیمتی اندازاً چار صد روپیہ اور حق مہر جو میرے خاوند محترم کے ذمہ واجب الادا ہے مبلغ پانصد روپیہ۔ کل جائداد -/۹۰۰ روپیہ کی ہوتی ہے۔ میں اسکے دسویں $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ۔ امۃ اللہ بیگم موصیہ چک ۱۱۴ جنوبی۔ گواہ شد۔ محمد یوسف خاوند موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر دفتر بیت المال ربوہ +

نمبر ۱۳۱۸ ۔ نواب بی بی زوجہ حکیم رحیم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک انگوٹھی سونے کی ہے جسکی قیمت مبلغ -/۲۰ روپے ہے۔ حق مہر مبلغ -/۱۰۰ روپیہ ہے جو اپنے خاوند سے وصول کرکے کانٹے طلائی $\frac{1}{2}$ ۱ تولہ قیمتی -/۱۵۰ روپے کے بنوائے ہیں اسکے $\frac{1}{9}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے جس پر میرا گزارہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{9}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی $\frac{1}{9}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ۔ نواب بی بی موصیہ۔ گواہ شد حکیم رحیم بخش خاوند موصیہ گواہ شد۔ سردار علی سیکرٹری جماعت +

نمبر ۱۳۱۹ ۔ مرزا حنیف احمد ولد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا محمود احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۰}{۵۸}$ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے مجھے مبلغ -/۲۸ روپے صرف ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد اگر میں کوئی آمد یا جائداد پیدا کروں تو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے بعد اگر میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد۔ مرزا حنیف احمد ربوہ۔ گواہ شد۔ غلام احمد واقف زندگی ربوہ۔ گواہ شد۔ عطاء محمد مطب ربوہ +

نمبر ۱۳۱۹۲ ۔ الٰہی نور زوجہ مولوی عبد اللطیف صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{۳}{۵۸}$ ۲ - ۲ ظہور ۱۳۳۷ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مندرجہ حسب ذیل ہے اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ بلاک انگوٹھی طلائی وزنی ۱ تولہ قیمتی ۱۰۵/- روپے
۲۔ کانٹے " " ۷ ماشہ " ۶۰/- روپے
۳۔ ہنسلی نقرئی " ۳۰ تولہ " ۳۰/- روپے
۴۔ کڑے " " ۲۵ تولہ ۲۵/- روپے

حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے جو ابتک وصول نہیں کیا۔ اسکے علاوہ جو بھی جائداد آئندہ پیدا کروں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو وہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ العبد:۔ الٰہی نور موصیہ ربوہ۔ گواہ شد۔ عبداللطیف خاوند موصیہ پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ۔ گواہ شد۔ فیض اللہ برادر موصیہ

نمبر ۱۳۱۹۸ ۔ عزیز احمد بی۔ اے ولد چوہدری غلام محمد قوم ارائیں پیشہ وقف عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۷ء ساکن ربوہ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد ۱۴۲/۸/- روپے ماہوار ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہونگا میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اگر درمیانی عرصہ میں کوئی جائداد پیدا کرونگا تو اسکی بھی اطلاع دونگا۔ العبد:۔ عزیز احمد محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد۔ سید احمد عالمگیر نائب محاسب گواہ شد۔ محمد عبداللہ قریشی ہیڈ کلرک دفتر محاسب +

نمبر ۱۳۱۴۶ ۔ مہراں بی بی زوجہ فضل الدین درویش قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۰۳ء ساکن حال ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ اگست ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ میرے پاس اسوقت صرف دو عدد بالیاں وزنی ایک تولہ سونا کی ہیں جنکی قیمت اسوقت ایکسو روپیہ ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ مجھے ۱۵ روپے ماہوار خرچ ملتا ہے جسکے دسویں حصہ کی بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتی ہوں اور ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میرے مرنیکے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان مالک ہوگی۔ الامۃ:۔ مہراں بی بی۔ گواہ شد:۔ سید محمود احمد ناصر ربوہ۔ گواہ شد:۔ مرزا خورشید احمد ربوہ +

نمبر ۱۳۱۴۸ ۔ نصیر احمد خان ولد ماسٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن سکھر حال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ یکم دسمبر ۱۹۵۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ نصیر احمد خان واقف زندگی حال ربوہ دفتر بیت المال۔ گواہ شد۔ خوشی محمد کارکن بیت المال۔ گواہ شد:۔ عطاء اللہ کارکن بیت المال +

مصباح کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر مصباحی بہن کا فرض اولین ہے!

دواخانہ خدمتِ خلق کے مایۂ ناز مجربات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱- ہمدردِ نسواں - اسقاطِ حمل اور اٹھرا کا بے نظیر علاج - قیمت مکمل کورس -/۱۹ روپے -

اکسیر جنین - اٹھرا کی گولیوں کے ساتھ اسکا استعمال نہایت ہی فائدہ مند ہے - قیمت فی تولہ -/۴ روپے -

دوائی فضلِ الٰہی - اولادِ نرینہ کے لئے نہایت ہی مفید دوائی - قیمت مکمل کورس -/۱۶ روپے -

۲- سُرمہ ممیرا خاص - آنکھوں کی جملہ بیماریوں کا تیر بہدف علاج اور بینائی کو طاقت بخشنے والا سُرمہ !

قیمت ۳ ماشہ ۱۵ ، ۶ ماشہ عہ - ۱ تولہ -/۲ روپے -

۳- تریاقِ کبیر (گھر کا ڈاکٹر) ہر قسم کی تیز بیماریوں کا فوری علاج امرت دھارا سے بھی زیادہ مفید - ہر گھر میں ایک شیشی ہونی ضروری ہے - تاکہ بیماری کا فوری علاج ہو سکے قیمت نمونہ کی شیشی ۳ ماشہ ۱۰ / چھوٹی شیشی عہ فی تولہ عہ

۴- شفا کن - ملیریا کی بے نظیر دوائی - کونین سے بھی زیادہ اثر رکھنے والی - اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں -

قیمت یکصد قرص عہ -

شفائی - شفا کن کے ساتھ اسکے استعمال سے تلی، جگر کی اصلاح ہوتی ہے - قیمت پچاس گولیاں عہ

۵- معجون فوفل - سیلان الرحم، لیکوریا کا بہترین علاج - قیمت فی تولہ ۸ /

سفوف مجند - ماہواری خون کا رک رک کر آنا - اسکے لئے مفید دوائی - قیمت فی تولہ ۱۰ /

معجون کہربا - ماہواری خون کے کثرت کے ساتھ آنے کے لئے مفید دوائی - قیمت فی تولہ ۸ /

۶- تحسین منجن - دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح صاف رکھنے والا منجن قیمت فی تولہ ۴ /

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق - ربوہ ضلع جھنگ !